عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۱۳ تا ۱۹ رجب ۱۴۴۱ھ مطابق ۸ تا ۱۵ مارچ ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۱۰

فتنۂ قادیانیت اور حضرت شیخ القرآن

قرآن حکیم صحیفۂ انقلاب

وفاق المدارس کی ایک یادگار تقریب

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

حج کے لئے قرض لینا

س:......قرض لے کر حج کو جانا صحیح ہے؟ اگر کوئی قرض دے رہا ہو، حج کے لئے تو لے سکتے ہیں؟

ج:......اگر حج فرض ہے اور قرض لے کر جانا چاہے تو ضرور جائے، اگر فرض نہیں ہے، لیکن کوئی خوشی سے قرض دے رہا ہے اور اسے واپس کرنے کی امید بھی ہو تو بھی قرض لے کر حج کو جانا جائز ہے۔

مرحوم کی پوری جائیداد ورثا میں تقسیم ہوگی

س:......محترم مفتی صاحب! ہم آٹھ بہن بھائی ہیں، جس میں تین بھائی اور پانچ بہنیں ہیں، سب شادی شدہ ہیں، والدین وفات پا چکے ہیں۔ والد صاحب کے تین مکان ہیں جو کہ الگ الگ تینوں بھائیوں نے رکھے ہیں، ملکیت والد مرحوم کے نام ہی ہے، ایک مکان سب سے بڑے بھائی دوسرا مکان ان سے چھوٹے بھائی اور تیسرا مکان سب سے چھوٹے بھائی کے پاس ہے، اب جبکہ سب سے چھوٹے بھائی نے مکان بیچ دیا ہے جو کہ تقریباً ۲۳ لاکھ روپے کی مالیت ہے، اس میں ہم پانچوں بہنوں کا حصہ کتنا ہے؟ جناب مفتی صاحب! قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت کردیں کہ اس میں ہمارا کیا حصہ ہوگا؟

ج:......صورت مسؤلہ میں والد مرحوم کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو شرعاً گیارہ حصوں میں تقسیم کریں گے، جس میں سے ایک ایک حصہ ہر ایک بیٹی کا اور دو دو حصے ہر ایک بیٹے کے ہوں گے۔

واضح رہے کہ میت کے ترکہ کو تمام ورثا میں تقسیم نہ کرنا اور کچھ ورثا کا دیگر وارثین کی دلی رضامندی کے بغیر اس ترکہ کو اپنے قبضہ وتصرف میں رکھنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ ایسے لوگ ظالم اور غاصب شمار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور سزا کے مستحق ہوں گے۔

قابضین کو چاہئے کہ وہ فی الفور ترکہ کو شرعی طور پر تقسیم کریں اور اپنے اس ظلم سے توبہ واستغفار بھی کریں۔ لہٰذا تمام بھائیوں کو چاہئے کہ وہ تینوں مکان کی درست درست مالیت معلوم کریں، پھر ٹوٹل مالیت کو گیارہ حصوں میں تقسیم کریں۔

اگر بھائی یہ مکان اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو تمام بہنوں کو ان کا پورا پورا حصہ ادا کردیں اور مکان اپنے پاس رکھ لیں، اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے تو پھر مکانوں کو فروخت کرکے بہنوں کا حصہ دینا ضروری ہے۔ اس میں ٹال مٹول کرنا یا بلاوجہ تاخیر کرنا جائز نہیں ہے اور بہنیں اپنے حصہ کا مطالبہ کرنے پر حق بجانب ہیں۔ جو بھائی مکان فروخت کر رہا ہے بہنوں کا حصہ صرف اسی مکان میں نہیں ہے بلکہ دوسرے دو مکانوں میں بھی ہے، اس لئے تینوں مکانوں کی مالیت کو تمام ورثا میں تقسیم کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

انٹرنیشنل

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۱۳تا۱۹ رجب المرجب۱۴۴۱ھ مطابق ۸تا۱۵ مارچ ۲۰۲۰ء شمارہ:۱۰

اس شمارے میں!

اقوامِ متحدہ (جنرل اسمبلی) کے نام	۵	محمد اعجاز مصطفی
وفاق المدارس کی ایک یادگار تقریب	۱۱	مولانا محمد احمد حافظ صاحب
قرآن حکیم..... صحیفۂ انقلاب	۱۴	مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ
مبلغین ختم نبوت کا سہ ماہی اجلاس	۱۷	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
فتنۂ قادیانیت اور حضرت شیخ القرآنؒ	۱۸	جناب آغا ارشد محمود صاحب
عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے ۷سوالات کے جواب.....	۲۱	بیان: مولانا محمد علی جالندھریؒ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس نورنگ	۲۳	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا:۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ:۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک:۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی:۳۵۰ روپے، سالانہ:۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون:۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس:۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون:۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

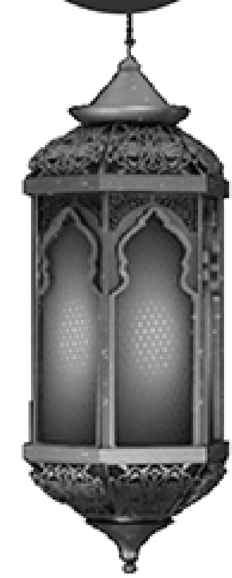

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

موت، قبر اور اس کے متعلقات

گزشتہ سے پیوستہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ لو (علیین ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے، جہاں نیکوں کے اعمال نامے درج کرنے کے بعد رکھے جاتے ہیں) اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو۔ زمین سے میں نے ان کو پیدا کیا ہے اسی زمین ہی میں ان کا لوٹنا ہے زمین ہی سے ان کو آخری مرتبہ نکالوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے، پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں، اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے، پھر کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں: وہ شخص جو تمہاری ہدایت کے لئے تم میں بھیجا گیا تھا اس کو کیا کیفیت ہے؟ یہ کہتا ہے: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ کہتا ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچا جانا۔ پھر آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے، میرے بندے نے سچ کہا، پس اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو اور جنت کا لباس پہنا دو اور جنت کی طرف سے اس کے لئے دروازہ کھول دو۔ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی خوشبوئیں اور جنت کی راحت اس کو پہنچتی ہے اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے، وہاں تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے، پھر اس کے پاس ایک نہایت خوبصورت اور خوشبوؤں میں بسا ہوا شخص آتا ہے اور کہتا ہے تجھ کو اس چیز کی بشارت ہو جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ مومن اس سے دریافت کرے گا تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے بھلائی اور خیر ٹپک رہی ہے، یہ شخص جواب دے گا: میں تیرے نیک اعمال ہوں، بندہ کہے گا: الٰہی! قیامت جلدی سے قائم کر دے تاکہ میں اپنے مال اور اہل وعیال کی طرف لوٹوں۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا۔ جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے آتے ہیں، جن کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور ان کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے، پھر ملک الموت آتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: اے خبیث روح خدا کے غصے اور عذاب کی طرف نکل، اس حکم کو سن کر روح جسم میں پھیل جاتی ہے، پھر اس طرح روح کو نکالتے ہیں، جس طرح لوہے کی گرم سیخ کو پانی سے بھیگے ہوئے اون میں رکھ کر کھینچا جائے، پھر اس روح کو فرشتے ٹاٹ میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں اور اس سے ایسی بدبو نکلتی ہے جیسے کسی سڑی ہوئی مردار میں سے نکلا کرتی ہے۔ فرشتوں کی جس جماعت پر یہ فرشتے گزرتے ہیں، اس سے روح کی خباثت کا اظہار کرتے ہیں۔

نماز

حضرت مولانا دامت
مفتی محمد نعیم برکاتہم

نمازِ تراویح

س:......کیا کسی شخص کے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھے جاسکے ہوں تو وہ تراویح کی جماعت میں شامل ہوسکتا ہے؟

ج:......جی ہاں! ایسا شخص پہلے عشاء کے فرض علیحدہ اکیلے پڑھ لے پھر تراویح کی جماعت میں شامل ہوجائے اور تراویح کی رہ جانے والی رکعتیں وتروں کی جماعت کے ساتھ پڑھ لینے کے بعد ادا کرے۔

س:......کیا وتر بھی باجماعت پڑھے جاتے ہیں؟

ج:...... جی ہاں! صرف رمضان المبارک میں ہی وتر جماعت کے ساتھ پڑھے جانے کی اجازت شریعت نے دی ہے۔

س:......اگر کسی کے عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ نہ پڑھے جاسکے ہوں تو وہ وتر باجماعت پڑھ سکتا ہے؟

ج:......جی ہاں! پڑھ سکتا ہے، بلکہ پڑھ لینی چاہئے۔

س:......اگر کسی کا معمول تہجد کے بعد وتر پڑھنے کا ہو تو وہ وتر کی جماعت چھوڑ سکتا ہے؟

ج:...... جی ہاں! اسے اپنا ہمیشہ کا معمول برقرار رکھنے کا اختیار حاصل ہے، لہٰذا وہ وتر کی جماعت چھوڑ سکتا ہے، البتہ اگر جماعت کے ساتھ پڑھ لیتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں، لیکن اس صورت میں اس روز تہجد کے بعد نہ پڑھے اس لئے کہ ایک رات میں ایک مرتبہ ہی وتر کی نماز واجب ہے۔

س:......رمضان میں اگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر ہو تو کیا تراویح کے بعد وہاں کے اماموں کے پیچھے وتر باجماعت پڑھ سکتے ہیں؟

ج:......علماء کرام اس مسئلے کی وضاحت فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک میں وتر کی نماز واجب ہے، دوسرے امام وتر کی نماز کو سنت کہتے ہیں اور فقہی اصول یہ ہے کہ واجب پڑھنے والے کی نماز سنت پڑھنے والے امام کے پیچھے درست (صحیح) نہیں، لہٰذا ایسے امام کے پیچھے واجب پڑھنے کی نیت کرنے والا اپنی واجب نماز نہ پڑھے، علیحدہ پڑھے، البتہ نفل کی نیت سے شریک ہوسکتا ہے، جہاں تک وتر کی نماز پڑھنے کے طریقے کا تعلق ہے، احناف کے نزدیک ایک سلام کے ساتھ تین رکعتیں ہیں اور دوسرے کے نزدیک دو سلام کے ساتھ ہیں۔ احناف کے نزدیک تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت کا پڑھنا ہے اور دوسروں کے نزدیک رکوع کے بعد قنوت نازلہ کا پڑھنا ہے، دونوں طریقے صحیح ہیں، فرق صرف افضلیت کا ہی ہے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

اقوامِ متحدہ (جنرل اسمبلی) کے نام

اقوامِ متحدہ میں قادیانیوں کی قرارداداور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اس پر اعتراضات!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کی ذریت نے دین اسلام کے مقابل نیا دین اور مذہب گھڑا، قادیانیت ہراعتبار سے دین اسلام کے متوازی ایک جماعت ہے، اس لئے کہ انہوں نے قرآن کریم کے مقابل نئی کتاب، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل نیا نبی، حتی کہ ہر ہر چیز اپنی ایجادواختراع کی، لیکن مسلمانوں کودین اسلام سے برگشتہ کرنے اور انہیں مرتد بنانے کے لئے خواہ مخواہ اپنے کواحمدی مسلمان کہلانے پر مصر ہیں، حالانکہ کسی ایک بات میں بھی یہ مسلمانوں سے اشتراک نہیں رکھتے، اس لئے پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یہ آئین کو مانتے ہوئے پاکستان کے اس متفقہ فیصلے کو تسلیم کرتے، الٹا انہوں نے بین الاقوامی برادری میں پاکستان کو بدنام کرنے اور پاکستان کے لئے ہر مرحلہ پر مشکلات میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ حال ہی میں انہوں نے اقوام متحدہ میں ایک قرارداد پیش کی، جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر محترم جناب منظور احمد میوراجپوت صاحب نے کئی اعتراضات لگا کر اقوام متحدہ کو بھیجے، چونکہ یہ تمام تر کارروائی انگلش میں تھی، اس کا اردو ترجمہ ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، پہلے قادیانیوں کی قرارداداور پھر محترم جناب منظور احمد میوراجپوت صاحب کی جانب سے اس درخواست پر کئے گئے اعتراضات کوملاحظہ فرمائیں:

’’مورخہ ۶/جون ۲۰۱۹ء کواقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ایک اجلاس میں قادیانیوں کی طرف سے ایک قرارداد جمع کرائی گئی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ: ’’احمدیہ مسلم کمیونٹی پاکستان میں بڑی مشکلات میں ہے اوران کومذہبی طور پر دھمکیاں دی جارہی ہیں اوران کے خلاف نفرت انگیز باتیں کہی جارہی ہیں، جس کی وجہ سے دھمکیاں، خوف اور جان جانے کے خطرات پاکستان میں قادیانیوں کے لئے ہیں اور بہت ساری دفعات جو کہ رپورٹ نہیں اور پولیس نے جھوٹے کیس احمدیوں کے خلاف بنائے اوراس یقینی موت کی دھمکی کے سبب بہت سارے احمدی سیاسی پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ بعض احمدی سیاسی پناہ طلب کررہے ہیں جیسے: یوکے، کینیڈا، امریکا اور بہت سے یورپی ممالک میں اور کچھ پاکستان کے احمدی ہیں۔ جب ۲۰۱۰ء میں لاہور میں حملہ ہوا، جس میں ۸۶ احمدی ۲ عبادت گاہ میں ماردیئے گئے۔ اس خوف سے بہت سارے قادیانی پڑوسی ملکوں سری لنکا، تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں چلے گئے۔ کچھ کو وہاں ریفوجی کا حق دیا گیا، لیکن وہاں ان کوشہریت کا حق نہیں دیا گیا اور وہ عرصہ تیس سال سے اس امید پر وہاں رہ رہے ہیں، لیکن تھائی لینڈ اور ملائیشیا نے کہا ہے کہ ۱۹۵۱ء کے اقوام متحدہ کنونشن اور ۱۹۶۷ء کے پناہ گزین قرارداد کے مطابق نہیں ہیں اور ہم بغیر قانونی حیثیت کے پناہ گزینوں کو گرفتار کرلیں گے یا آپ کو واپس اپنے ملک بھیج دیں گے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ ۱۲۰۰ احمدی پناہ گزین تھائی لینڈ میں ہیں، ان ممالک کو ہدایت دیں کہ ان کو پناہ

دی جائے اوراس اپیل میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں ہماری عبادت گاہوں پر، ہمارے کاروبار پر آئے دن حملے ہوتے ہیں، ہمیں کاروبار کرنے کی آزادی نہیں ہے، انہوں نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ احمدی مسلم کمیونٹی کو ایک خصوصی حیثیت دی جائے جو کہ تیس سال سے مظلومیت کی زندگی گزار رہے ہیں اوراحمدیوں کو مستقل بنیادوں پر خاص طور پر ستم رسیدہ مرد اور عورتوں اور بچوں کو تھائی لینڈ اور ملائیشیا میں مستقل شہریت دی جائے اوراس کے علاوہ بین الاقوامی برادری ہمیں اس مصیبت اور مظلومیت کا حل نکالنے میں مدد کرے۔

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل احمدیوں کا مقدمہ اولیت اور یقینی بنائے، سری لنکا، ملائیشیا اور تھائی لینڈ میں مستقل شہریت کا بندوبست کرے۔ پاکستان توہین رسالت اور قادیانیوں سے متعلق قانون کو ختم کرے اور اقلیتوں کی مذہبی آزادی کا خیال کرے۔‘‘

قادیانیوں کی اس قرارداد کے بعد اب محترم جناب منظور احمد میوراجپوت صاحب کی اس درخواست پر اٹھائے گئے اعتراضات ملاحظہ ہوں:

’’Coordination des Associations et des Particuliers pour la Liberte de Conscience‘‘

کی تحریر کے جواب میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے اعتراضات جمع کرائے گئے۔ مذکورہ بالا ایک غیر سرکاری تنظیم ہے، جس کے پاس انسانی حقوق کی حفاظت سے متعلق ایک خاص مشاورتی درجہ ہے۔ ان کی تحریر کا ریفرنس نمبر ’’اے/ ایچ آر سی/ این جی او‘‘ بتاریخ چھبیس جون ہے۔

(Reference No:A/HRC/41/NGO/153-26 June 2019)

اپنی تحریر بتاریخ چھبیس جون، ریفرنس نمبر ’’اے/ ایچ آر سی/ این جی او‘‘ سے رجوع کریں، جو اقتصادی اور سماجی کونسل سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے متعلق جاری کی گئی۔ ہمارے اعتراضات مندرجہ ذیل ہیں:

1)...... آپ نے اپنی تحریر میں ’’مسلم احمدیہ برادری‘‘ کے الفاظ استعمال کئے ہیں، جو کہ ہر اعتبار سے ایک نامناسب بات اور نامناسب الفاظ ہیں، کیونکہ آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل (۲۶۰۔۳) میں مسلمان اور غیر مسلم کی اس طرح وضاحت کی گئی ہے:

’’مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں، جو اللہ رب العزت کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا ہو، جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت والی صفت کو مکمل جانتا ہو اور اس پر کامل اور پختہ ایمان رکھتا ہو، جو اللہ کے آخری نبی ہیں، اور کسی بھی ایسے شخص پر ایمان نہیں رکھتا، اور نہ ہی اس کا اقرار کرتا ہے، بحیثیت نبی کے یا دینی مجدد کے، جو اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مانتا ہو، اس بات کے ہر ممکن مطلب کے مطابق‘‘ اور ’’غیر مسلم اس شخص کو کہتے ہیں جو مسلمان نہ ہو، جس میں شامل ہیں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ مت یا پارسی برادری، کوئی شخص جس کا تعلق قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ سے ہو، جو اپنے آپ کو احمدی یا پھر کسی اور نام سے پکارتے ہوں، یا بہائی، یا کوئی ایسا بندہ جو ہندو برادری کی خصوصی (نچلے طبقہ کی) ذات سے تعلق رکھتا ہو‘‘

لہٰذا اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے، بلکہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے، جبکہ انہوں نے اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت طبقے یا اقلیت گروپ اندراج نہیں کروایا، لیکن اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین نے واضح طور پر احمدیوں کو ایک اقلیت کی حیثیت دی ہے۔

2)...... یہ کہ سن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۰ء میں پاکستان میں دہشت گردی کے بہت سے واقعات ہوئے اور ان دو سالوں میں ۲۴۵ دہشتگرد حملے ہوئے۔ ان میں سے ۵۷ حملے ملک بھر میں دینی اور مقدس جگہوں پر ہوئے، اور ان میں سے بھی صرف ۱۲ مقدس مقامات لاہور میں تھے، جن میں سے صرف ایک جگہ احمدیوں کی تھی، جس میں ۸۶ لوگ جاں بحق ہوئے، باقی سب مساجد تھیں، جن میں ۲۱۰ سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے۔ ان سارے حملوں کی ذمہ داری تحریک طالبان پنجاب نے لی، لہٰذا یہ حملے احمدیوں یا قادیانیوں سے کوئی ذاتی دشمنی کا ثبوت نہیں پیش کرتے۔

3)...... یہ کہ ان احمدیوں کے متعلق جنھوں نے ملک سے فرار اختیار کیا، کوئی وضاحت پیش نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی اطلاع دی گئی، اور اب دوسرے ممالک میں پانچ، چھ سال سے مہاجر کی حیثیت سے رہ رہے ہیں اور نہ ہی ان ممالک یا ریاستوں سے کوئی وضاحت یا اطلاع آئی ہے کہ فلاں احمدی ہمارے ہاں مہاجر کی حیثیت سے زندگی گزار رہے ہیں۔

4)...... یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء، جس میں احمدیوں کو ایک اقلیت کہا گیا، حالانکہ احمدیوں نے اس طرح سے اپنا اندراج بھی نہیں کروایا، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ احمدی آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کی مستقل اور بہت عرصے سے خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پاکستان کی قابل احترام سپریم کورٹ، آئینی بنچ، نے احمدیوں کو اس خلاف ورزی سے آگاہ کیا ہے اور احمدی/قادیانی اور لاہوری گروپ کو سپریم کورٹ نے آرڈر دیا ہے کہ وہ بمطابق آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنا اقلیت کی حیثیت سے اندراج کروائیں۔

5)...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۳۶ اس بات کو وضاحت سے پیش کرتا ہے کہ ”ریاست اقلیتوں کے قانونی حقوق اور مفادات کی حفاظت کرے گی، بشمول ان کی صوبائی اور وفاقی سروسز میں نمائندگی کے۔“ لہٰذا پاکستان نے ہر اس شخص کو بڑی وضاحت سے اس کا حق دیا ہے، جس نے اپنے آپ کو پاکستان میں بحیثیت اقلیت اندراج کروایا ہے، لیکن احمدی/قادیانی مستقل پاکستان کی قابل احترام عدالت سپریم کورٹ کے احکامات کا انکار کر رہے ہیں۔

6)...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین آرٹیکل ۳۶ اقلیتوں کے حقوق کو مزید بڑھاتے ہوئے، ان کے حقوق کو اسلام کے اصولوں کے مطابق لاگو کرتا ہے، جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہیں۔ یہ چیز ان کے حقوق کو ایک مؤثر اور اطمینان بخش طریقے سے یقینی بناتی ہے، کیونکہ دنیا کا کوئی بھی قانونی نظام قرآن اور حدیث سے بہتر نہیں ہے، اور اس بات کا اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ کوئی قانون بھی قرآن وحدیث کے قانون کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا۔

7)...... پاکستانی حکومت نے آرٹیکل ۳۶ میں مزید ترمیم کی ہے، جس کے تحت اقلیتوں کے لیے سیٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے، تاکہ ان کے حقوق کی مزید حفاظت کی جاسکے، لہٰذا آرٹیکل ”۳۶[۲]“ کے تحت لوکل کونسل الیکشن کے لیے اہلیت صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔“ اسی لیے یہ ترمیم ایک اسلامی ریاست میں، جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے نافذ کی گئی ہے، ورنہ الیکشن میں منتخب ہونے کا ان کو موقع کبھی بھی نہ ملتا۔ یہ سارا قانون اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء آرٹیکل ۳۶ کس قدر اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے، لیکن پھر بھی احمدی اپنا ایک اقلیت کی حیثیت سے اندراج نہیں کرواتے۔

8)...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۲۰ اس بات کی وضاحت کرتا ہے، کہ اقلیتوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی اور عبادت گاہوں کو قائم اور برقرار رکھنے کی اجازت ہے۔ آرٹیکل ۲۰ کے تحت:

”ہر فرد کے پاس حق ہوگا کہ وہ اپنے دین پر عمل کرے اور اس کی تبلیغ کرے“

”ہر قسم کے فرقے کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ اپنی عبادت گاہ بنائے اور اس کو چلائے“

9)...... اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کا آرٹیکل ۲۰ اس بات کی وضاحت کرتا ہے، کہ اقلیتوں کو اپنے دین پر عمل کرنے کی اور عبادت گاہوں کو چلانے اور برقرار رکھنے کی اجازت ہے۔ اور مزید یہ آرٹیکل ۲۰ احمدیوں کی دینی آزادی کے بارے میں خصوصی طور پر سائنو پسکشن (۴۔۴/۲) میں وضاحت کرتا ہے کہ ”کسی لحاظ سے بھی (پاکستان کی) قانون سازی، احمدیوں کی دینی آزادی پر اثر انداز نہیں ہوتی، کیونکہ یہ قانون احمدیوں کو صرف ان

صفاتی الفاظ کو استعمال سے منع کرتا ہے، جس سے ان کی کوئی دینی مناسبت نہ ہو، لیکن وہ اپنی پسند کے اوردیگرصفاتی الفاظ واصطلاحات بنا سکتے ہیں۔دوسری اقلیتوں کی طرح احمدیوں کوبھی اپنے دین پر چلنے کی کھلی اجازت ہےاور یہ حق ان سے کسی بھی قانون یا ایگزیکٹو آرڈر کے تحت نہیں لیاجا سکتا۔لیکن احمدی اس بات کے پابند ہیں، کہ وہ آئین اور قانون کی اطاعت کریں،اور کسی دین بشمول اسلام کی مقدس اور متقی ہستیوں کی شان میں گستاخانہ اور بدنام کرنے والے الفاظ نہ استعمال کریں، نہ ہی وہ مخصوص اسلامی الفاظ یاالقاب یاعنوانات اسلامی استعمال کریں،اورمزیدوہ خصوصی الفاظ جیسے مسجدبھی نہ استعمال کریں اورنہ ہی اذان دیں، تاکہ مسلمانوں کی ایذارسانی نہ ہو،اورلوگ دین کے اعتبار سے گمراہ نہ ہوں، نہ دھوکہ میں پڑجائیں۔“

10)...... پاکستان میں احمدی، مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اوراس حوالے سے انہوں نے پاکستان کی پینل کوڈ۱۸۶۰(ایس۲۹۸۔بی اور۲۹۸سی) کی خلاف ورزی کی ہے، جس کے مطابق”کوئی برادری، چاہے وہ کتنی ہی منظم،امیر اورمعاشرے میں بااثر کیوں نہ ہو،اس کواجازت نہیں کہ دوسرے کے دین اورحقوق سے اس کوگمراہ کرے،اس کی جائیداد پر قبضہ کرے،یاپھرجان بوجھ کراور جانتے ہوئے ایسے کام کرے یاایسے اقدام کرے،جن سے قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔“

11)...... پاکستان میں احمدی، مسلمانوں کواپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں،اوراس حوالے سے انہوں نے واضح طور پر۱۹۸۴ء کے آرڈیننس ۲۰(یو/ایس۲۹۸ترمیم شدہ سیکشن ۲۹۸بی اور۲۹۸سی، پی پی سی ۱۸۶۰) کی خلاف ورزی کی ہے،جس کے مطابق”کسی کا قادیانیوں کے لیے کوئی دعویٰ کرنا،یا قادیانیوں کے لیے کوئی پیش گوئی کرنایااپنے آپ کوجھوٹ سے قادیانی ظاہر کرنا،یا قادیانیوں کی نمائندگی کرنا،بغیر قادیانیوں کے دین کی حقیقت کواعلانیہ بیان کئے ہوئے،توایسا کرنانا صرف قانون کی خلاف ورزی ہے، بلکہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے۔“

12)......قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان نے اور ہائی کورٹ نے بھی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کے نکات کی وضاحت کی ہے، جوکہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے متعلق ہے،اور یہ کہا ہے کہ اب تک نہ صرف احمدی/ قادیانی آرٹیکل ۲۶۰[۳] کی خلاف ورزی کررہے ہیں، بلکہ اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت اندراج نہ کرواکر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶ کی بھی مستقل خلاف ورزی کررہے ہیں۔

13)...... قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان اور ہائیکورٹ، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۰ کے سیکشنز ۲۹۸بی اور۲۹۸سی کی خلاف ورزی سے متعلق،کسی قسم کاردعمل اختیار کرنے کا حق رکھتی ہیں۔ان سیکشنز کے تحت” دینی آزادی کی وجہ سے قانون کی خلاف ورزی کی، یاعوامی امن وسکون کوخراب کرنے کی اجازت نہیں ہے“،اورمزید یہ کہ” دین پر چلنے کی آزادی کااصول یہ ہے کہ ریاست کسی کوبھی،اپنے دینی حقوق کوحاصل کرنے میں، کسی دوسرے شخص کے حقوق کو پامال کرنے کی یااس کے حقوق کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتی،اور یہ بھی کہ کسی شخص کو(اپنے دین کےعلاوہ) کسی دوسرے کے دین کی توہین، بےعزتی یاخلاف ورزی کرنے کی اجازت نہیں ہے،خصوصی طور پر اگر یہ عمل ملکی امن و امان کے خلاف ہو۔“

14)...... پاکستان نے ہمیشہ اقلیتوں کی ان کے اپنے رہائشی علاقوں میں ان کے حقوق کی حفاظت کی ہے،اور ہمیشہ قانون کی پابندی کی ہے،اور کبھی بھی پاکستان کا کسی اقلیت پر، جوکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اندراج شدہ ہیں،توہین رسالت کا کوئی بھی جھوٹا الزام لگانے کا جرم ثابت نہیں ہوا۔

15)......جب سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء روبہ عمل میں آیا ہے،اس وقت سے کسی بھی اقلیت کی طرف سے،ان کی حفاظت سے متعلق،کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی اور اسی لیے احمدیوں/قادیانیوں نے کبھی بھی اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی،کیونکہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے دین اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانے میں ملوث رہے ہیں اور اس بات کا قابل احترام سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ نے پورے پاکستان میں نوٹس لیا ہے۔

16)......احمدیوں کے اپنے نظریہ کے مطابق،اور سیکشنز ۲۹۸بی اور ۲۹۸سی کی خلاف ورزی کی روشنی میں،یہ بات تو واضح ہے کہ احمدی لوگ اور ان کے علاوہ مسلمان کہلانے والی امت مسلمہ،دونوں ایک وقت میں مسلمان نہیں ہوسکتے،اگر ان میں سے ایک جماعت مسلم ہے تو پھر دوسری نہیں ہوسکتی،اس کے برعکس احمدی اپنے آپ کو پاکستان میں مسلمان کی حیثیت دلوانے کی مستقل کوشش کر رہے ہیں۔ان کا یہ عمل اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے مطابق نہیں ہے،جس میں ان کو ایک غیر مسلم/اقلیت قرار دیا گیا ہے،لہٰذا بغیر کسی پروپیگنڈا کے،مسلمانوں کی بنیادی اور بڑی جماعت کو ہی مسلمان کہا جائے گا،کیونکہ وہ مسلمان لفظ کی تعریف پر پورا اترتے ہیں،پاکستان میں بھی اور باقی دنیا میں بھی۔

17)......احمدیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے آپ کو منفرد کیا جائے،اور اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دلوایا جائے جو دوسری سب قوموں سے مختلف اور نمایاں ہو۔ایک دینی گروہ کی حیثیت سے انہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کی مخالفت کی ہے،اور ان کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو،بلکہ انہوں نے حقیقت میں ساری مسلم امت کو کافر قرار دیا ہے،لیکن ایک اقلیت ہونے کی وجہ سے وہ اپنا یہ دعویٰ مسلط نہیں کر سکے۔

18)......احمدیوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے،کہ اپنے آپ کو دینی اور سماجی اعتبار سے ایک منفرد مقام دیا جائے،وہ اپنا مقصد حاصل کرنے پر خوش ہوتے،خصوصی طور پر اگر اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین یہ حق ان کو قانونی طور پر دیتا۔ان کی سب سے بڑی مایوسی یہی ہے کہ یہ قانونی طور پر ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر اور اپنے آپ کو مسلمان کا لیبل نہ لگوا سکے،لہٰذا وہ شاید اسی لیے مایوس ہیں کہ اب وہ کامیاب طریقہ سے اپنا کام نہیں کر پا رہے،یعنی کہ کم علم رکھنے والے مسلمانوں کو دعوت دے کر قادیانی بنانا۔

19)......احمدی لوگ،پاکستان اور دنیا بھر میں،مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کے لیے پروپیگنڈا کر رہے ہیں،یہ کہتے ہوئے کہ اپنی ریاستوں کو چھوڑو اور ہمارے پاس آجاؤ،جب کہ اس عمل سے تو یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی جہاں کہیں بھی رہتے ہیں،اس جگہ پر اپنا ہی ایک گروپ اور اپنی منفرد سوسائٹی بنانے کی کوشش کرتے ہیں،تاکہ جس طرح سے وہ چاہیں،ان کو دینی لحاظ سے استقامت مل سکے،لہٰذا پاکستان میں ان کے اس گمراہ کن ردعمل کا قابل احترام سپریم کورٹ آف پاکستان نے اور ہائی کورٹ نے پاکستان بھر میں صحیح طرح سے نوٹس لیا،اور اسی لیے قادیانی پاکستان میں اپنے دینی پروپیگنڈا کو کم کرنے اور چھپ کر کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

20)......جب احمدیوں نے یہ دیکھا کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو رہے،انہوں نے اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے نئی سرزمینیں ڈھونڈنا شروع کردیں،لیکن مسلمانوں نے،چاہے پاکستان کے رہائشی ہوں یا بیرون ممالک کے،ہمیشہ اپنے دین کی بقاء کے لیے ٹھوس اقدامات کیے ہیں،اور اسی لیے پاکستان کے مسلمانوں نے ہمیشہ سے دوسرے ملکوں میں آباد مسلمانوں کو اس فتنے اور پروپیگنڈا سے آگاہ کیا ہے۔

21)......جب احمدیوں نے دیکھا کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو رہے ہیں،انہوں نے ہر جگہ یہ بات پھیلانا شروع کردی کہ پاکستان نے ان کو حقوق نہیں دیئے،لہٰذا جو قرارداد احمدیوں نے آپ کی اسمبلی میں پیش کی ہے،اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے دین سے گمراہ کیا جائے۔

22)......ایک بہت اہم نکتہ آپ کی معزز اسمبلی میں نوٹ ہونا چاہیے کہ ماضی میں یا حال میں، احمدیوں نے مسلمانوں کے علاوہ کسی قوم کو اپنے دین سے گمراہ کرنے کی کوشش نہیں کی، کسی اور دینی مذہب نے اس کی آج تک شکایت نہیں کی کہ احمدیوں نے ان کو دین سے گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، اس کے برعکس احمدی ہمیشہ مسلمانوں کو ہی گمراہ کرتے پائے گئے ہیں۔

23)......ہمارا یہ اعتراض اس بات کی وضاحت کر رہا ہے کہ احمدی اس چیز کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ کسی بھی طرح سے مسلمانوں کی ظاہری علامتوں کو برقرار رکھیں اور اپنے مشکوک مذہب اور مؤقف کو اسلام کا لیبل لگوا دیں، اور اس معاملے میں ان کا ہمارے مؤقف سے انحراف قابل فہم ہے، جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین ان کی قرارداد کی راہ میں رکاوٹ ہے، کیونکہ ہمارا یہ اعتراض آئین کی تائید کرتا ہے، اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے، کسی کا قادیانیوں کے لیے کوئی دعویٰ کرنا، یا قادیانیوں کے لیے پیش گوئی کرنا، یا اپنے آپ کو جھوٹ سے قادیانی ظاہر کرنا، یا قادیانیوں کی نمائندگی کرنا، بغیر قادیانیوں کے دین کی حقیقت کو اعلانیہ بیان کیے ہوئے، تو ایسا کرنا نہ صرف ہمارے اس اعتراض کی خلاف ورزی ہے، بلکہ آئین کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس طرح کے واقعات پہلے بھی رونما ہو چکے ہیں اور دوبارہ بھی ہو سکتے ہیں، اور ماضی کی طرح امن وامان کی صورتحال خراب ہونے کا بھی ذریعہ بن سکتے ہیں۔

24)......پاکستان اس بات کی یقین دہانی کراتا ہے کہ، احمدیوں/قادیانیوں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی، اگر وہ اس بات کی یقین دہانی کرا دیں کہ:

”وہ اپنے آپ کو بحیثیت اقلیت اندراج کروائیں گے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ آرٹیکل ۲۰[بی] آرٹیکل ۲۰ سائنوپسس سکشن ۴(۴_۲)، آرٹیکل ۳۶ آرٹیکل ۳۶[۲] اور آرٹیکل ۲۶۰ (۳) پر عمل کریں گے۔“

”وہ مسلمانوں کو ان کے دین سے گمراہ کرنا چھوڑ دیں گے اور مسلمانوں کے دین، اور احمدیوں کی اپنی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۲۰ سائنوپسس سکشن ۴(۴_۲) کی خلاف ورزی، کے بارے میں جھوٹی افواہیں پھیلانا چھوڑ دیں گے۔

وہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین ۱۹۷۳ء کے آرٹیکل ۳۶، ۳۶[۲] اور ۲۶۰[۳] اور پی پی سی ۱۹۸۰ء کے سیکشنز ۲۹۸بی اور ۲۹۸سی کی آئندہ خلاف ورزی نہیں کریں گے، اور کوئی اور ایسی خلاف ورزی نہیں کریں گے جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے خلاف ہو۔

منظور احمد میو راجپوت ایڈووکیٹ

معترض، منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان“

ہم اقوام متحدہ سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ ان ممالک کو بھی اپنی جانب سے ہدایات دیں جو ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں، اس لئے کہ یہ مسلمانوں کے دینی تشخص اور ان کے مذہبی عقائد کے تحفظ کا معاملہ ہے، جس میں غیر مسلم ممالک کی مداخلت یا مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت کی پشت پناہی سے مسلمان ممالک میں انتشار اور فتنہ وفساد پھیلنے کا ہمیشہ سبب بنتا ہے۔ اس لئے یہ قادیانی اور لاہوری حضرات آئین پاکستان کو مانتے ہوئے اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک اقلیت تسلیم کرلیں تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے، کیونکہ ان قادیانیوں اور لاہوریوں کے علاوہ کسی اقلیت کو پاکستان سے یا مسلمانوں سے کبھی کوئی شکوہ یا شکایت نہیں رہی اور یہ شکایت ہو بھی کیسے سکتی ہے جب کہ ہمارا دین اسلام اقلیت کے حقوق کی ادائیگی کا درس دیتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ہدایت دے اور اس بات کی توفیق دے کہ یہ لوگ خود مرزا قادیانی پر دو حرف بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ ان شاء اللہ! اس سے جہاں ان کی دنیا سنور جائے گی، وہاں ان کی آخرت بھی بن جائے گی۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی میں

وفاق المدارس کی ایک یادگار تقریب

یہ ایک یادگار تقریب تھی ... اور کئی روز سے اس کی تیاریاں جاری تھیں۔ گزشتہ جمعرات چھ فروری کو جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام عظیم الشان تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا تھا۔ پچھلے چھ برسوں کے دوران جن طلبہ نے وفاق المدارس کے امتحانات میں اول، دوم، سوم پوزیشنیں حاصل کیں ان کے اعزاز کے لئے یہ محفل سجائی گئی تھی۔ ایک تو بنوری ٹاؤن جامع مسجد کی اپنی روحانیت، پھر اکابر علماء کرام، شیوخ حدیث وتفسیر اور طلبہ کرام کی موجودگی نے اس پروگرام کے حسن میں چار چاند لگا دیئے تھے۔

وفاق المدارس صوبہ سندھ کے ناظم حضرت مولانا اِمداد اللہ یوسف زئی اپنے رفقاء کے ہمراہ پچھلے کئی روز سے اس تقریب کے کامیاب انعقاد کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے تھے۔ کراچی کے تمام اضلاع کے مسئولین وفاق کے ساتھ مسلسل مشاورت، پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ سمیت مدارس کے ارباب اہتمام سے رابطے، دعوت ناموں کی ترسیل، اجتماع کے مقام پر معزز مہمانوں اور پوزیشن ہولڈر طلبہ کی نشست و برخاست کی ترتیب سے لے کر انعامات کی پیکنگ تک تمام مراحل کی نگرانی کرتے رہے۔

مرکزی دفتر وفاق ملتان سے مولانا عبدالمجید اور چودھری محمد ریاض عابد اپنے رفقاء کے ہمراہ ایک روز قبل ہی آ چکے تھے۔

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی بھی بدھ کی صبح آمد ہو چکی

مولانا محمد احمد حافظ صاحب

تھی اور انہوں نے یہ دن نہایت مصروف گزارا تھا۔

وفاق المدارس کے میڈیا کوآرڈی نیٹر مولانا طلحہ رحمانی تمام انتظامات میں ناظم وفاق صوبہ سندھ کے شانہ بشانہ رہے۔ ان کی پیہم مساعی سے کئی اخبارات نے خصوصی ایڈیشن اور مضامین شائع کئے۔ کئی اہم اور معزز مہمانوں کو اس تقریب میں مدعو کرنے اور ان کی شرکت کو یقینی بنانے میں مولانا طلحہ رحمانی کا کلیدی کردار رہا۔ وی سی کراچی یونیورسٹی، چیئرمین انٹر بورڈ، چیئرمین میٹرک بورڈ، رجسٹرار وفاقی اردو یونیورسٹی مولانا رحمانی کی دعوت پر اس تقریب میں شریک ہوئے۔

کراچی پولیس اور ٹریفک پولیس کے اہل کار جامعہ بنوری ٹاؤن کے اطراف میں مہمانوں کی محفوظ آمد و رفت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہے۔

۶ رفروری کی صبح نو بجے کے بعد تقریب کا آغاز ہوا تو اجتماع گاہ میں دارالعلوم کراچی، علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ، جامعۃ الصفہ، جامعہ بیت السلام، جامعۃ الرشید اور دیگر اداروں کے پوزیشن ہولڈر طلبہ اپنی مقررہ نشستوں پر موجود تھے۔ ان طلبہ کے اساتذہ اور ارباب اہتمام بھی اپنے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لئے موجود تھے۔ یقیناً آج کا دن پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ، ان کے والدین، خصوصاً ان کے اساتذہ کے لئے مسرت، خوشی اور طمانیت کا دن تھا کہ برسوں کی محنت رنگ لائی تھی، ان کے ہونہار طلبہ ان کا سر فخر سے بلند کر رہے تھے۔

پروگرام کی نقابت کے فرائض مولانا سیّد احمد بنوری نے انجام دیئے، مرصع جملوں اور شعر وسخن سے گندھی نقابت نے کیف آور سماں باندھے رکھا۔ مقررین میں مولانا مفتی محمد خالد آف بالا، مولانا محمد طیب (فیصل آباد)، مولانا صلاح الدین ایوبی (ایم این اے)، مولانا زبیر اشرف عثمانی، جوہانسبرگ جنوبی افریقا سے تشریف لائے ہوئے مولانا شبیر احمد سالوجی، مولانا عبدالستار، قاری محمد عثمان، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا اورنگ زیب فاروقی، جناب عامر فاروقی (ڈی آئی جی)، ڈاکٹر خالد محمود عراقی (وی سی کراچی یونیورسٹی)، پروفیسر

سعیدالدین (چیئرمین میٹرک بورڈ)، پروفیسر انعام احمد (چیئرمین انٹرمیڈیٹ بورڈ) شامل تھے۔ وفاقی اردو یونیورسٹی کے رجسٹرار جناب صادق جہانگیر بھی کچھ دیر کے لئے تقریب کا حصہ رہے۔کلیدی خطاب مولانا ڈاکٹر عادل خان اور ترجمان مدارس ناظم اعلیٰ وفاق مولانا محمد حنیف جالندھری کے ہوئے۔انہی خطابات کے دوران مختلف وقفوں میں پوزیشن ہولڈرز طلبہ وطالبات اور دینی مدارس کے ذمہ داران میں انعامات تقسیم ہوئے۔انعامات میں وفاق المدارس کی جانب سے خصوصی طور پر تیار کرائی گئی شیلڈز، گرانقدر کتابیں جن میں نمایاں طور پر ’’فتاویٰ بینات‘‘ اورمولانا عمرانور بدخشانی کا مرتبہ ’’آسان ترجمہ قرآن‘‘ شامل تھے، نقد اعزازیہ اور پوشاک شامل تھے۔ بنات کے انعامات ان کے سرپرستوں نے وصول کئے۔ دارالعلوم کراچی کے طلبہ نے سب سے زیادہ انعامات حاصل کئے۔ اس طرح دارالعلوم کراچی پاکستان میں انعام حاصل کرنے والے مدارس میں سرفہرست رہا۔

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری اورمولانا ڈاکٹر عادل خان کے خطاب اس تقریب کا حاصل تھے۔ مولانا ڈاکٹر عادل خان نے بہت جچے تلےاور دبنگ انداز میں دینی مدارس کا مقدمہ حاضرین کے سامنے رکھا، اورکوئی لگی لپٹی رکھے بغیر بہت سی باتیں واشگاف انداز میں ارباب اقتدار کے گوش گزار کیں۔

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری نے جہاں اس تقریب کی غرض و غایت بیان کی، پوزیشن ہولڈرز طلبہ، ان کے اساتذہ اور والدین کومبارک باد دی، وہیں مدارس اورحکومت کے مابین مذاکرات کی کھٹا سائی، حکومتی عزائم سے آگاہ کیا اور اس حوالے سے برملا اپنی بے چینی کا اظہار بھی کیا۔

مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاق کے امتحانی نظم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وفاق المدارس کا امتحانی نظم بے مثال اور قابل تقلید روایات اور کڑے معیار کا حامل ہے جس میں محنتی طلبہ کامیاب ہوتے ہیں۔ان طلبہ کا مقابلہ صرف اپنے ضلع اور ڈویژن کے طلبہ سے نہیں ہوتا بلکہ ملک بھر کے طلبہ اس مقابلے میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لئے پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بہت بڑا معرکہ سر کیا ہے۔انہوں نے کہا:

’’وفاق المدارس‘‘ ایک سائبان ہے۔

آج دنیا بھر میں دینی مدارس قائم ہیں، دنیا کا کوئی براعظم نہیں جہاں دینی مدارس نہ ہوں،

ملک محمد عارف بیوپاری کا بہیمانہ قتل

ملک محمد عارف بیوپاری آرائیں فیملی اوراہل حدیث مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے تھے۔تحریک ختم نبوت کے جانباز مجاہد تھے۔انہوں نے کئی ایک مختصر رسائل ختم نبوت سے متعلق شائع کئے اور مفت تقسیم کرتے تھے اور تاحیات مصروف عمل رہے۔ جب بھی ان کا لاہور آنا ہوتا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکز میں ضرور تشریف لاتے اور اپنے مرتب شدہ رسائل تقسیم کے لئے دیتے انہوں نے اس وقت شرق پور شریف میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا نام روشن کیا، جب ان کے ضلع شیخوپورہ میں کوئی مبلغ نہ ہوتا تھا۔آج سے کوئی بیس سال پہلے سے انہوں نے قادیانیت کا تعاقب شروع کیا۔عالم نہ ہونے کے باوجود علماء کرام جیسا بلکہ بعض علماء کرام سے زیادہ کام کیا۔ وہ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ اس طرح اہلحدیث علماء کرام سے رابطہ تو تھا ہی۔ دیوبندی، بریلوی علماء کرام سے مسلسل رابطہ میں رہتے۔حتی کہ ختم نبوت کے حوالہ سے شیعہ حضرات سے بھی رابطہ تھا، وہ صحیح معنوں میں اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔تہجد کی نماز اکثر اہلحدیث مسجد میں ادا فرماتے۔۱۵رجنوری ۲۰۲۰ءکو وہ رات کو مسجد میں ہی سوئے، صبح تہجد کے لئے بیدار ہوئے وضو کیا، تہجد محراب میں ادا کی کہ اس طرح نامعلوم سفاک قاتلوں نے انہیں بے دردی کے ساتھ شہید کردیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے ورثا کے مطابق ان کا کسی سے کاروباری اور فرقہ وارانہ تنازعہ نہ تھا۔ یہ واردات قادیانیوں کی ہی ہوسکتی ہے۔ حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اطلاع دی کہ ملک عارف شہید کردیئے گئے، چنانچہ شیخوپورہ ضلع کے مبلغ مولانا خالد عابد، لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم سلمہ کی معیت ورفاقت میں ۱۶رجنوری کو شرق پور شریف تعزیت کے لئے جانا ہوا، ان کے بھائیوں، بھتیجوں اور خاندان کے دیگر افراد سے ملاقات کی اور افسوس کا اظہار کیا کہ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مگر ’’وفاق المدارس‘‘ صرف پاکستان میں ہے، وفاق المدارس پوری دنیا میں دینی مدارس کا سب سے بڑا نیٹ ورک ہے، وفاق المدارس دنیا بھر میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرتا ہے، ہمارے امتحانات میں نقل کی کوئی گنجائش نہیں، کوئی بوٹی مافیا نہیں، نہ ہمیں پولیس کی مدد لینی پڑتی ہے، نہ سیکورٹی کا انتظام کرنا پڑتا ہے، یہ سب اعلیٰ دینی تربیت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ الحمدللہ! گزشتہ ایک سال میں اَسّی ہزار طلبہ و طالبات نے حفظ قرآن مکمل کیا ہے، جبکہ اس سال فارغ التحصیل ہونے والے علمائے کرام کی تعداد چھبیس ہزار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور مدرسہ لازم وملزوم ہے، جتنی قدیم اسلام کی تاریخ ہے اتنی ہی قدیم تاریخ مدرسہ کی ہے، انہوں نے کہا کہ دینی مدارس اپنی تمام خدمات فی سبیل اللہ مہیا کرتے ہیں، وہ کسی قسم کے معاوضے کے طالب نہیں ہوتے۔ جبکہ دنیا میں ہر شخص اپنے علم کی فیس وصول کرتا ہے، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل سب فیس وصول کرتے ہیں لیکن علمائے کرام رضا کارانہ خدمات انجام دیتے ہیں، یہاں دینی رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ دنیا کا ہر طبقہ اپنے حقوق کے لئے ہڑتال کرتا ہے لیکن مساجد ومدارس والے ہڑتال نہیں کرتے، کیونکہ ان کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس نے قومی یکجہتی کو فروغ دیا، مدارس میں ایک ہی چھت کے نیچے ہر رنگ ونسل اور زبان کے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن کبھی رنگ ونسل اور زبان کی بنیاد پر کسی مدرسے میں لڑائی نہیں ہوتی، ہم نے قومی، لسانی اور علاقائی تعصب کو دفن کیا ہے، دنیا بھر میں تعلیم کو ’’تجارت‘‘ بنا دیا گیا ہے لیکن ہم نے تعلیم کو ’’عبادت‘‘ کا درجہ دیا ہے، ہم طلبہ کو رہائش، کھانا، علاج تک مفت فراہم کرتے ہیں۔

انہوں نے واشگاف کہا کہ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ دینی مدارس کو کسی قسم کی بیرونی فنڈنگ نہیں ہوتی، وفاق المدارس کا فیصلہ ہے کسی بھی شکل میں حکومتی امداد وصول نہیں کی جائے گی، چاہے وہ ائمہ کے نام پر ہی کیوں نہ ہو۔ مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا جس شخص کا گزارہ دو لاکھ میں نہیں ہو رہا وہ مدارس کے اساتذہ کو بارہ ہزار تنخواہ دینے کی بات کر رہا ہے، وہ بھی صرف دو اساتذہ کو، یہ ہے تبدیلی۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بدقسمتی سے حکومت کی ترجیح میں دینی تعلیم ہے ہی نہیں، قومی نصاب تعلیم سے بیکن ہاؤس جیسے پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو مستثنیٰ کیا جا رہا ہے، ان کا مقصد قومی نصاب تعلیم سے یہ ہے کہ دینی مدارس میں دینی تعلیم کو ثانوی حیثیت دے دی جائے۔ کہتے ہیں مدارس کو قومی دھارے میں لائیں گے، ہم کہتے ہیں کہ ہماری تعلیم کا ذریعہ اردو زبان ہے، ہم قومی لباس پہنتے ہیں اور آئین کے مطابق تعلیم دے رہے ہیں، ہم پہلے ہی قومی دھارے میں ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم ہمارا مقصد اور فنی تعلیم ہماری ضرورت ہے، حکومتوں سے مذاکرات ہوئے ہیں لیکن حکومت سنجیدہ نہیں، اب تک طے شدہ معاملات پر عمل نہیں ہو رہا، اب تو حکومتی اتحادی بھی کہہ رہے ہیں کہ حکومت ہونے والے معاہدے پر عمل نہیں کر رہی ہے۔

حاضرین ناظم اعلیٰ صاحب کے خطاب کو ہمہ تن گوش سن رہے تھے مگر وقت کی کمی کے باعث انہیں اپنا خطاب ختم کرنا پڑا۔

آخر میں صدر وفاق المدارس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہم نے اپنی مختصر گفتگو میں طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے اخلاق اور کردار پر پوری توجہ دیں۔ جہاں بھی جائیں ایک مثال بن کر رہیں۔ تقریب کا اختتام آپ کی دعا پر ہوا۔

الحمدللہ! تمام وقت سکون واطمینان اور وقار کے ساتھ گزرا، کسی قسم کی بدنظمی نہیں ہوئی اور پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۲ر فروری ۲۰۲۰ء)

ضروری اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ’’ہفت روزہ ختم نبوت کراچی‘‘ کی مسلسل اور کامیاب اشاعت کا ۳۹ واں سال شروع ہو چکا ہے۔ مجلس کی سرگرمیاں، کارگزاری، خبریں، عقیدۂ ختم نبوت پر علمی فقہی مقالات، دعوتی مضامین اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب وغیرہ مختلف سلسلوں پر مشتمل ایک معیاری پرچہ۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رسالہ کی معیاری اور جاذب نظر PDF فائل اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے:

http://shaheedeislam.com, www.khatm-e-nubuwwat.info

قرآن حکیم..... صحیفۂ انقلاب

مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ

جہاں میں بندۂ حر کے مشاہدات ہیں کیا
اگر نگاہ غلامانہ ہو تو کیا کہئے

لذت حیات و لطف کائنات کا سارا دارومدار بندۂ حر کے مشاہدات اور مایوسیوں اور نکبتوں کا سارا راز نگاہِ غلامانہ میں مضمر ہے۔ اوپر کا شعر علامہ اقبال کا ہے اور واقعہ کی حقیقت بھی یہ ہے کہ جب مردان احرار تھے اور قرآن ان کی بغل میں تھا تو:

''دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا''

کا منظر چشم عالم و نگاہ تاریخ نے دیکھا اور جب نگاہ غلامانہ ہوگئی تو الفاظ و حرف پر آ کر رک گئی۔ اس میں پوشیدہ پیغام انقلاب، ثواب کے غلافوں میں لپٹ کر رہ گیا۔ ان معروضات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تلاوتِ قرآن باعث اجر و ثواب نہیں بلکہ یہ تو کم سے کم معاوضہ ہے، جو قرآن اتارنے والے خدا نے طے کر رکھا ہے۔ مدارج اس سے اوپر ہیں۔ ان مدارج کو دورِ غلامی میں ہم نے تو کیا سمجھا یا سمجھنا تھا، ہمیں غلام بنانے والوں نے خوب سمجھا تب ہی تو برطانوی پارلیمنٹ میں اس وقت کے وزیر اعظم مسٹر گلیڈ سٹون نے برملا کہا تھا کہ:

''یہ کتاب جب تک مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے گی انہیں تا دیر غلام نہیں رکھا جا سکتا۔''

یہ بات اس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے پس منظر میں کہی تھی، جب آزادی کا شعلہ ایک بار تو جوالہ بن گیا تھا مگر پھر بھڑک کر رہ گیا جب ہم:

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے

کے موجودہ عہد میں قرآن حکیم کی انقلاب آفرینیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو دل سے اک ہُوک سی اٹھتی ہے کہ یہی قرآن تھا۔ ۱۱۴ سورتوں، ۳۰ پاروں، ۷ منزلوں اور ایک روایت کے مطابق ۶۶۶۶ آیات کا مجموعہ جس کے دامن سے وابستہ ہو کر بادیہ نشین ہمسایۂ جبریل امین علیہ السلام بن گئے۔ قبیلوں کے حصار میں جکڑے ہوئے عالمی امت کے معمار کہلائے، حرف ناآشنا معلم علم و دانش کے منصب پر فائز ہوگئے، اپنوں ہی کے خون میں نہائے ہوئے عالمی امن کے ضامن ٹھہرے۔ معمولی آداب معاشرت سے ناواقف ایک عالمی تہذیب کے بانی قرار پائے، تاریکیوں کے پروردہ روشنی کے مینار نظر آنے لگے۔

اتنا بڑا انقلاب سرچشمۂ قرآن سے پھوٹا، ورنہ کہاں عربوں کی بدویت اور جاہلیت اور کہاں پیغام حکمت و ہدایت۔ یہ سب فیض قرآن حکیم کا تھا، حالانکہ اس وقت عرب میں کوئی کتاب دستیاب نہیں تھی۔ کہیں مکتب و دانش گاہ کا وجود نہ تھا، الفاظ و حروف کی معمولی شُد بُد رکھنے والے صرف دو درجن افراد تھے، لیکن جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گود ان کی درسگاہ بنی اور قرآن حکیم ان کا نصاب تعلیم تو:

''خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے۔''

کا مصداق کامل کہلائے، لیکن اب عالم اسلام میں ہزاروں جامعات، لاکھوں طلبا، کئی کروڑ کتابیں، الفاظ و حروف کے نظم و تربیت کا جدید سائنسی سامان اور ابلاغ کے بہترین اور موثر ذرائع، اس سب کچھ کے باوجود:

''اندھیرا ہو رہا ہے بجلی کی روشنی میں''

کا منظر نگاہوں کے سامنے ہے۔ صرف عالم اسلام ہی کیا پورا عالم انسانی آخر کس چیز کی کمی محسوس کرتا ہے؟ سائنس نے اس کے دامن میں کیا کچھ نہیں بھر دیا؟ غاروں سے نکلے ہوئے انسان کو محلات اور خیابان تک پہنچا دیا ہے۔ پتھر کے عہد سے کمپیوٹر کے دور میں لا کھڑا کیا ہے۔ جزیروں میں رہنے کے عادی چاند پر کمندیں ڈال رہے ہیں، ناک سے آگے نہ دیکھ سکنے والے عالمی برادری کے دور میں داخل ہو چکے ہیں۔

حشرات الارض کی پوجا کرنے والے

زمین کو اپنے خزانے اگلنے کا حکم دیتے نظر آتے ہیں۔ گندھارا، ہڑپہ اور موئن جوداڑو کے توہم پرست زمانے سے اٹھ کر علم وفن کے امام بن گئے ہیں اور اکیلی واشنگٹن کی نیشنل لائبریری کروڑوں کتابوں کو اپنے دامن میں سنبھالے ہوئے ہے، لیکن اصل مسئلہ سائنسی انکشافات، اعلیٰ پائے کے موجدین، ماہرین تعمیرات، صاحبِ طرز خطیبوں، سند یافتہ ڈاکٹروں اور شہ دماغ انجینئروں کا نہیں اچھے انسانوں کا ہے، جو انسانیت کا بھرم رکھ سکیں۔

اتنی بڑی جامعات، وسیع لائبریریاں، علم وفن کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ، اپنی جگہ اہم مگر مثالی انسانوں کی کھیپ اس کارخانۂ علم وفن سے نکلتی کہیں بھی دکھائی نہیں دیتی اور اس کے برعکس ایک قرآن تھا جس کے بطن سے وہ وہ اخلاقی ہیرے اور روحانی جواہر برآمد ہوئے جس کے عروس سے انسانیت کا روپ نکھرا۔ قرآن کریم نے اپنے فیض سے مختلف اوصاف کے متصف انسان تیار کئے کہ جس سے ''صفت'' کے لباس کو گویا پیکر نصیب ہوگئے اور یہ اعلیٰ صفات محض لفظی حسن کے بجائے چلتی پھرتی تصویریں نظر آنے لگیں، لیکن اب صداقت، ترسے گی کسی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے، عدالت راہ دیکھے گی کسی حضرت عمر فاروقؓ کی، حیاء رہتی دنیا تک کسی حضرت عثمان غنیؓ کا انتظار کرتی رہے گی، حکمت و شجاعت بس خواب ہوکر رہ جائے گی کسی علی المرتضیٰؓ کا، ایثار و استقامت آرزو کرے گی کسی حضرت بلالؓ کی، فقر غیور ایڑیاں اٹھا اٹھا کر دیکھے گا کسی حضرت ابوذر غفاریؓ کو، عفت و عصمت دامن پھیلا کر دعائیں کرے گی کسی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے لئے اور صبر و وفا کی روح تڑپتی رہے گی کسی سیّدہ زینبؓ کے قالب کے لئے جس میں اسے قرار ملے، غرضیکہ یہ اور ایسے لوگ:

''ملنے کے نہیں، نایاب ہیں ہم''

کی شان رکھتے ہیں اب پورے عالم انسانی سے یہ کہنا پڑ جاتا ہے کہ:

''اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر''

ان لوگوں کا سرمایہ زیست کیا تھا؟ فقط ایک کتاب اور ایک صاحب کتاب یعنی قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باعث تعجب امر یہ ہے کہ قرآن وہی، اس کے پاروں کی تعداد اتنی، رکوع، منزلیں اور آیات ویسی کی ویسی، مگر اس کے آئینہ خانہ میں چہرے بشرے وہ نظر نہیں آتے۔ ظاہر ہے قصور قران کا نہیں اس کے ماننے اور پڑھنے والوں کا ہے جنہوں نے اسے کتاب ثواب تو سمجھا ہے، صحیفۂ انقلاب کے طور پر نہیں دیکھا، جب کہ واقعہ یہ ہے کہ قطع نظر اس سے کوئی قرآن حکیم کو الہامی کتاب مانتا ہے یا نہیں لیکن ہر ذی شعور انسان تک یہ بات ناقابل تردید ثبوت کے طور پر پہنچ چکی ہے کہ اس کتاب کے اثرات ونتائج کے اکثر گوشے ہر لحاظ سے مسلّم اور قابل رشک ہیں۔

ا:... یہ کتاب دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے، یہ شہادت انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا میں بھی ''قرآن کریم'' کے زیر عنوان لکھی ہوئی ملتی ہے۔ دنیا میں اس وقت پانچ ہزار کے قریب زبانیں بول چال اور تصنیف وتالیف کے لئے رائج ہیں، کسی زبان میں لکھی ہوئی اور کسی موضوع پر موجود کوئی کتاب مطالعۂ قرآن کریم اور تلاوت میں قرآن حکیم کے مدمقابل تو کجا اس کے قریب بھی نہیں پہنچتی، یہ منفرد واعزاز رہتی دنیا تک صرف قرآن حکیم کو حاصل ہے اور رہے گا کہ اسے بار بار پڑھا جائے گا اور اتنی بار پڑھا جائے گا کہ گنتی کی حد ختم ہوجائے گی، علم الاعداد عاجز آجائے گا لیکن اس کی تلاوت سے دل نہیں بھریں گے اور دماغ نہیں اکتائیں گے۔

۲:... قرآن حکیم کی دوسری منفرد خصوصیت یہ ہے کہ زمانے کی ہزار گردشوں کے باوجود اس کے متن میں کوئی تغیر نہیں آیا اور اس میں کسی اضافہ اور نظر ثانی کی قطعی گنجائش نہیں، یعنی روح عصر اس سے اتنی ہم آہنگ ہے کہ وہ جب بھی کسی قالب میں ڈھلنا چاہے گی تو قرآنی قالب اس کے لئے ملتجی ٹھہرے گا۔

۳:... اسے تیسری انفرادیت یہ حاصل ہے کہ کسی حادثۂ دھر کے باعث دنیا میں اگر قرآن حکیم کا پورا نسخہ تو کیا اس کا ایک ورق بھی نہ بچ سکے تو بھی متن قرآن ایک ایک حرف اور شوشہ انسانی سینوں میں محفوظ رہے گا اور زبانیں اس کے نغمہ سے معمور رہیں گی، یہ خوبی دنیا کی کسی دوسری اہم سے اہم کتاب اور دستاویز کے دامن میں نہیں۔ دنیا کی کوئی دوسری کتاب اس کے ہم پلہ نہیں، مخصوص شعبے میں جزوی حد تک بلاشبہ کئی کتابوں نے تمدن انسانی پر گہرا اثر ڈالا ہے لیکن ہمہ گیر اور ہمہ پہلو اثر اسی کا مرتب ہوا ہے۔ قرآن حکیم کے اولین قاری اور مخاطب لوگوں کی زندگیوں میں برپا ہونے والا انقلاب اس امر کا شاہد عدل ہے، جوئے، سٹے، شراب،

زنا، قتل، چوری اور ایسی ہی بے شمار خرابیوں میں گندھے ہوئے لوگ یکا یک پارسا، پرہیزگار، خداترس، نیکوکار اور عابد و زاہد بن گئے۔ شتربانی سے جہاں بانی کرنے لگے اور ان لوگوں کے صحراء و کوہستان تہذیب و ادب کے گہوارے بن گئے اور ان اثرات سے نہ تاریخ نے انکار کیا اور نہ علم و تحقیق نے انہیں غلط ٹھہرایا ہے۔ ان پانچ عالمی اور انسانی خوبیوں کی مرقع کتاب کے ماننے والے اگر انقلاب پرور رویے پر محض حصول ثواب کے جذبے کو ترجیح دیتے ہوئے قرآن حکیم کو کتاب ثواب بنا ڈالیں تو ایسا کرنا گویا ایٹم بم سے مچھر مارنے کا کام لینا ہے جو کم از کم اس کتاب کی قدر اور اس کے اثر کے شایان شان نہیں۔

قرآن حکیم کو صحیفۂ انقلاب سمجھ کر جب اپنے تمام معاملات اس کی راہنمائی میں حل کرنے کا ارادہ کرلیا گیا تو ایک بین الاقوامی امت وجود میں آگئی اور اہلِ اسلام کا دامن اتنا وسیع ہوگیا کہ کئی نسلیں، قومیں، رنگتیں، زبانیں اس میں جذب ہوگئیں اور جب محض کتاب، کتابِ ثواب سمجھ کر معاشرتی زندگی کو اس سے الگ کرلیا گیا تو ایک گھر کے صحن میں دو بھائیوں کا مل کر رہنا دشوار ہوگیا ہے۔ نفرتیں، عداوتیں اور رقابتیں ایک خوفناک بھوک کی طرح ہمارے تعاقب میں لگی ہوئی ہیں، قرآن حکیم بلاشبہ کتاب ثواب ہے، روحانی زندگی کی سرمستیاں اس کی تلاوت اور قرأت سے ہیں مگر یہ صحیفۂ انقلاب بھی ہے، جس سے خود ہماری اور پوری نسل انسانی کی تقدیر وابستہ ہے۔

”نیست ممکن جز بہ قرآن زیستن“

☆☆..................☆☆

قیامت کی علامات کبریٰ

حضرت حذیفہ بن الیمان الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم قیامت کے بارے میں مذاکرہ کررہے تھے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تذکرہ ہو رہا ہے؟ عرض کی کہ قیامت کا تذکرہ کررہے تھے۔ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم اس سے پہلے دس چیزیں نہ دیکھ لو:

۱:... دخان: (دھواں نکلے گا جس سے مومن کو زکام ہوگا، کافر اور منافق کا سر ایسے کھولے گا جیسے ہنڈیا آگ پر کھولتی ہے)۔

۲:... دجال: (دجال کا خروج) دجال کا فتنہ روئے زمین کا سب سے بڑا فتنہ ہوگا، دجال خدائی کا دعویٰ کرے گا اور ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔

۳:... دابۃ الارض: (زمین سے جانور کا نکلنا جو لوگوں سے باتیں کرے گا)۔

۴:... مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع: جب سورج مغرب سے نکلے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔

۵:... نزول عیسیٰ علیہ السلام۔

۶:... یاجوج ماجوج کا نکلنا (جو پوری دنیا پر چھا جائیں گے اور ہر چیز تباہ کردیں گے)۔

تین خسوف ہوں گے:

۷:... ایک مشرق میں (زمین میں دھنسنا)۔

۸:... دوسرا مغرب میں (زمین میں دھنسنا)۔

۹:... تیسرا جزیرۃ العرب میں (زمین میں دھنسنا) بعض لوگ زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔

۱۰:... یمن سے آگ کا نکلنا تاکہ لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف ہانک کرلے جائے۔

یہ مختصر مضمون ”التصریح بما تواتر فی نزول المسیح“ سے لیا گیا۔

مذکورہ بالا علامات، علاماتِ قیامت کبریٰ ہیں، جو قیامت کے بالکل قریب ہوں گی علامات صغریٰ تو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ظاہر ہونا شروع ہوگئیں اور وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کا

سہ ماہی اجلاس

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا سہ ماہی اجلاس ۲۸؍دسمبر ۲۰۱۹ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوا۔ تلاوت مولانا محمد حسین ناصر نے کی، جبکہ اجلاس کی صدارت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کی۔

اجلاس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا توصیف احمد حیدرآباد، مولانا مختار احمد میرپور خاص، مولانا تجمل حسین نواب شاہ، مولانا محمد حسین ناصر سکھر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور، مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر، مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال، مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال، مولانا غلام حسین جھنگ، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر، مولانا محمد طارق راولپنڈی، مولانا محمد طیب اسلام آباد، مولانا عابد کمال پشاور، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان، مولانا محمد ساجد بھکر، مولانا حمزہ لقمان علی پور، مولانا فقیر اللہ اختر سیالکوٹ، مولانا محمد عارف شامی گوجرانوالہ، مولانا فضل الرحمٰن منگلہ سرگودھا اور مولانا محمد نعیم خوشاب نے شرکت کی۔

اجلاس میں تحصیل ہیڈکوارٹر میں تقریباً ایک سو کانفرنسز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں دسیوں مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا، نیز مبلغین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

اجلاس میں گزشتہ سہ ماہی میں وفات پا جانے والے بزرگوں، علماء کرام اور جماعتی رفقاء کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا گیا۔ مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر کے انتظامی معاملات پر غوروخوض کیا گیا اور طے ہوا:

۱:... تمام شرکائے کورس کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء اور اس کے بعد حالات پر مشتمل تقریباً دس جلدیں دی جائیں گی۔ علاوہ ازیں قادیانی شبہات کے جوابات تین جلد سبقاً پڑھائی جائیں گی اور تمام شرکا کو اعزازی طور پر دی جائیں گی۔ علاوہ ازیں کچھ اور کتب بھی جو تقریباً پانچ ہزار روپے بلکہ اس سے زائد قیمت کی بنتی ہیں تمام شرکائے کورس کو دی جائیں گی۔

۲:... شرکائے کورس کو مولانا اللہ وسایا، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا غلام رسول، مولانا محمد احمد اور مولانا محمد قاسم رحمانی اسباق پڑھائیں گے۔

۳:... مولانا محمد اسحاق ساقی ۱۸؍شعبان المعظم تک مولانا محمد خبیب ۱۷؍شعبان سے اختتام کورس تک مولانا خالد عباد ابتداً سے آخر کورس تک خدمات سرانجام دیں گے۔ محمد اسماعیل شجاع آبادی قادیانی شبہات اول، مولانا مفتی محمد راشد مدنی قادیانی شبہات کے جوابات جلد دوم، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا غلام رسول دین پوری جلد سوم پڑھائیں گے۔ نیز مؤخر الذکر پہلی دو جلدوں میں بھی تعاون فرمائیں گے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تحریکہائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء پر لیکچر دیں گے۔

۴:... پچاس سے زائد تحصیلوں میں کانفرنسیں کی جائیں گی۔

۵:... ملتان، سیالکوٹ، نواب شاہ اور دیگر کئی ایک مقامات پر ڈویژنل ختم نبوت کانفرنسیں کی جائیں گی۔

۶:... اجلاس میں تجدید عہد کا اعلان کیا گیا کہ ان شاء اللہ العزیز عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

۷:... جناب عمران خان کے گستاخانہ جملوں، وزراء کی دین اسلام، مدارس عربیہ کے خلاف بیانات کی پُرزور مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ ملک عزیز کی نظریاتی سرحدوں کا بہرحال تحفظ کیا جائے گا۔

۸:... ان دنوں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم پر فالج کا اٹیک ہوا جبکہ مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ کو دل کا دورہ پڑا۔ دونوں کی صحت وعافیت کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ پاک دونوں بزرگوں کا سایہ تادیر سلامت رکھیں اور صحت وعافیت سے نوازیں۔

۹:... اس میٹنگ کے موقع پر ملتان شہر کی دو درجن سے زائد مساجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات سے خطاب کیا۔

فتنۂ قادیانیت اور حضرت شیخ القرآنؒ

فتنۂ مرزائیت تاریخ کا سب سے بڑا ارتدادی فتنہ ہے، جسے انگریز اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر منظر عام پر لائے۔ برصغیر پاک وہند میں انگریز اپنے ظالمانہ تسلط کو طول دینا چاہتا تھا لیکن مسلمانوں کے جذبۂ حریت کے سامنے انگریز طریقہ تسلط بدلتا رہا اور اپنے مذموم ارادوں کو تقویت دینے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعے فتنۂ قادیانیت کی بنیاد رکھی، مرزا قادیانی نے شروع دن سے انگریز کی حیثیت اولی الامر اطاعت فرض اور انگریز کے خلاف جہاد کرنا حرام ہے کا موقف اپنایا۔ مرزا قادیانی کی ہر بات تضاد پر مبنی ہوتی تھی لیکن (اطاعت انگریز اور اس کے خلاف جہاد) یہ دونوں باتیں ابتداً سے موت تک جاری رہیں۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے اور پنجاب، کشمیر اور بنگال کی تقسیم میں انگریزوں اور قادیانیوں کی ملی بھگت اظہر من الشمس تھی۔ مزید ستم ظریفی یہ کہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کو وزیر خارجہ بنادیا گیا، اس ملعون نے ملک وملت کی خدمت مرزائیت کو مضبوط بنانے میں کی۔ مرزا بشیر الدین محمود اور چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی کی ملک دشمن سرگرمیاں مثلاً: (۱) وطن عزیز کے وجود کا انکار، (۲) اکھنڈ بھارت کا نعرہ، (۳) کشمیر کے متعلق پاکستانی موقف کی صریح خلاف ورزی جیسے اَن گنت جرائم کا ارتکاب کرتے ہوئے ملک اور مذہب کے لئے عظیم خطرہ ثابت ہوئے۔

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ:

حضرت شیخ القرآنؒ عصر حاضر کی ایک نادرہ روزگار ہمہ صفت موصوف شخصیت کے حامل عالم حق گو، بے باک مبلغ، مجاہد بے بدل تھے۔ پُرفتن دور کے ہر فتنے کے استیصال کے لئے اللہ تعالی نے کمال درجے کی ہمت وشجاعت اخلاص و

جناب آغا ارشد محمود صاحب

للّٰہیت، فہم وفراست، تدبیر وحکمت کی گوناگوں صفات سے نواز رکھا تھا۔ دینی معاملات میں آپ غیرت مجسم تھے۔ ساری زندگی احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے سرگرم عمل رہے۔ ویسے تو آپ کی زندگی کا اہم ترین مقصد اشاعت التوحید والسنۃ اور استیصال شرک و بدعت رہا۔ تاہم دیگر فتن کے تعاقب میں بھی آپ نے کبھی پہلوتہی نہیں کی۔ فتنۂ رفض وتشیع، فتنۂ انکارِ حدیث اور قادیانیت و مرزائیت کا استیصال بھی آپ کا موضوع سخن رہا۔ قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لئے آپ نے عملاً، قولاً، تحریراً، تقریراً کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ احرار اسلام کی بیس سالہ رفاقت میں حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قیادت میں تحفظ ختم نبوت کی آبیاری اور عوامی ذہن کی تیاری شبانہ روز کرتے رہے۔ حضرت شیخ القرآن نہ صرف خطبات وتقاریر کے ذریعے مسلسل قادیانیت ومرزائیت کی سیاہ کاریوں سے پردہ اٹھاتے رہے

اظہار تشکر

عرصہ دراز سے قادیانیوں کے زیر تسلط موضع کھرپڑ ہٹھاڑ ضلع قصور کی تاریخی مسجد تھی جو مسلمانوں کو بازیاب کروادی گئی ہے۔ وہاں کے معززین اور اہل علاقہ مسلسل مسجد کی بازیابی کی کوششیں کررہے تھے اور کافی عرصہ سے قادیانی لابی کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کررہے تھے، جس میں بالآخر کامیابی نصیب ہوئی۔ قصور کی ضلعی انتظامیہ نے بھی قابل فخر کردار ادا کیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن قصور کے صدر جناب مہر محمد سلیم صاحب ایڈووکیٹ بھی مورخہ ۱۳رفروری ۲۰۲۰ء کو خود موقع پر تشریف لائے اور ضلعی انتظامیہ کا فیصلہ پڑھ کر سنایا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے مثالی کردار ادا کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی، جنرل سیکرٹری میاں محمد معصوم، مبلغ ختم نبوت قصور مولانا عبدالرزاق مجاہد، حاجی شبیر احمد مغل، حافظ محمد امین، حاجی اللہ دتہ مجاہد، صابر علی شہزادہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام قصور مولانا سیّد زہیر شاہ ہمدانی، سید مطیع الرحمٰن ہمدانی ودیگر عہدیداران اور کارکنان نے ضلعی انتظامیہ اور بار ایسوسی ایشن کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا ہے۔

بلکہ تین نکاتی ایجنڈے کا اعادہ بھی کرتے رہے، تین نکاتی ایجنڈا حسب ذیل ہے:

(۱) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، (۲) مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے، (۳) چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

عدالتی رپورٹ کے مطابق احمدیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے راولپنڈی کی ایک کانفرنس میں کیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ کانفرنس (کمپنی باغ) لیاقت باغ میں ۱۹۴۹ء میں ہوئی، جس کی صدارت و اہتمام کرنے والے حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ تھے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن کے سالانہ تقسیم اسناد کانفرنس میں اعلان کے بعد مئی ۱۹۴۹ء کو پنڈ دادن خان میں اس کا اعادہ کیا گیا۔ (منیر انکوائری رپورٹ، ص:۱۲تا۱۶)

احرار اسلام کی تین سالہ جدوجہد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی جس کے وفد نے کراچی میں وزیراعظم سے ملاقات میں مذکورہ بالا تین نکاتی ایجنڈے میں ایک شق (ربوہ کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے) کا اضافہ کیا۔ تحریک عروج پر تھی۔ قائدین تحریک نے حکومت سے تصادم کی بجائے پُرامن راست اقدام کا فیصلہ کیا تو حکومت نے بوکھلاہٹ میں آتے ہی گرفتاریوں کا عمل شروع کردیا۔ کراچی میں گرفتاریاں ہوئیں، اس رات راولپنڈی میں چھاپہ کے دوران حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کو گرفتار کیا گیا۔ حضرت شیخ القرآن کی گرفتاری کے دوران دھڑا دھڑ جلسے شروع ہوگئے۔ لیاقت باغ میں احتجاجی جلسہ جس کی نظیر ماضی میں نہ تھی دوران جلسہ پولیس کے ساتھ ٹکراؤ ہوگیا تھا۔

(تحریک ختم نبوت، ص:۱۳۶ از شورش کاشمیری)

اس بات سے بھی انکار نہیں کہ مرزائیت کا ہیڈ کوارٹر قادیان ضلع گورداسپور میں ہے۔ یہی گورداسپور اور ہوشیار پور جو کہ مغربی پنجاب کا حصہ تھے، لیکن گورداسپور، ہوشیار پور کو مشرقی پنجاب میں شامل کرکے نہ صرف قادیانیت کو مضبوطی فراہم کی گئی بلکہ تنازعہ کشمیر کی بنیاد رکھی گئی۔

یورپ کی نظریاتی واستعماری طاقتیں اسلام کی مضبوطی نہیں چاہتیں اور پاکستان نہ چاہتے ہوئے بھی ہندوستان کی خوشنودی کے لئے اپنے اسلامی نظریاتی تشخص کو ذبح کرتا رہتا ہے جبکہ قادیانی پوپ پال واشنگٹن کے اشاروں پر رقص کرتے ہوئے مذکورہ بالا تقسیمی بندر بانٹ کے حصہ دار بنتے ہوئے پنجاب کی تتائی کا منصوبہ بنارہے ہیں اور سکھوں کو یہ کہہ کرکے کہ مغربی پنجاب تمہارے گروؤں کا مولد اور مسکن ہے، لہٰذا مغربی پنجاب پر تمہارا حق ہے، اسے ہر حالت حاصل کرنا ہوگا.... گویا کرتارپور بارڈر کھلنا بھی قادیانیت کی ایک کھلی سازش ہے۔ صرف قادیان تک رسائی کے لئے کشمیریوں پر ظلم روا رکھتے ہوئے بھارتی بے جا تسلط میں قادیانیت برابر کی شریک ہے۔

حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ نے آج سے پون صدی قبل ۱۹۴۹ء نوشہرہ دورکان (گوجرانوالہ) میں احرارِ اسلام کے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مرزا قادیانی دجال ہے۔ انگریز نے مسلمانوں کے اتحاد کو توڑنے کی

عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت اور اسلامی اقدار کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، قاری جمیل الرحمٰن اختر، پیر رضوان نفیس، مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالعزیز، مولانا سید ضیاء الحسن شاہ، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار نے خطبات جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت، ناموس رسالت اور اسلامی اقدار کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، بے راہ روی کے اس دور میں اخلاقی تہذیب وتمدن کے شعار کو اپنانا بھی ضروری ہے، قرآن مجید کا پیغام آفاقی انسانیت کے لئے مشعل ہدایت ہے، قرآنی نور سے امت کی رشد وہدایت کے لئے علما وائمہ مساجد جو کردار ادا کررہے ہیں وہ دینی مدارس کی تربیت کی بدولت ہے۔ ان خدمات سے باشعور عوام میں دینی اداروں کی اہمیت اجاگر ہورہی ہے۔ علما وائمہ مساجد کو چاہئے کہ اس بے راہ روی اور اخلاق باختہ ماحول میں عوام کی مکمل اسلامی واصلاحی رہنمائی کے فریضہ کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ ذمہ داری ادا کریں۔ علماء نے کہا کہ مودی بھارت کا گورباچوف ثابت ہوگا۔ مودی کا دماغ مذمت نہیں مرمت سے درست ہوگا۔ حکمران بھارت کی دھمکیوں کا منہ توڑ جواب دیں۔ کشمیر کی سنگین صورت حال عالمی گریٹ گیم کا حصہ ہے۔ مودی خطرناک کھیل کھیل رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے فیصلہ کن کردار کا وقت آن پہنچا ہے۔ اقوام متحدہ بھارت کو دہشت گرد ریاست قرار دے۔ کشمیر بزور شمشیر کا مرحلہ آن پہنچا ہے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کو انسانی مسئلہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرے۔ بھارت فلسطینیوں کی طرح کشمیریوں کی نسل کشی چاہتا ہے بھارت اسرائیلی فارمولے کے تحت مقبوضہ کشمیر پر اپنا تسلط قائم کررہا ہے۔ مودی نے جنگ مسلط کی تو بھارت کو راکھ کا ڈھیر بنادیں گے۔ نوے لاکھ کشمیری بارہ لاکھ بھارتی فوج کا بہادری سے مقابلہ کررہے ہیں۔ کشمیر کو دوسرا فلسطین نہیں بننے دیں گے۔ بھارت اب زیادہ دیر مقبوضہ کشمیر پر اپنا غاصبانہ قبضہ برقرار نہیں رکھ سکتا۔

غرض سے کھڑا کیا۔ قادیانی اور بالخصوص چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی پاکستان اور ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور قادیان کے لئے کشمیر کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت حضرت شیخ القرآن نے ۱۹۷۰ء میں جس بات کا اشارہ دیا تھا) اس بات کو آج کشمیر کا سودا کر کے پورا کر دیا گیا۔ جس کے ضمن میں کرتار پور بارڈر کھولا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سکھوں کو آسانی میسر کرنا ہے۔ گویا نام سکھوں کا لیا جا رہا ہے اور راستہ مرزائیوں کو دیا جا رہا ہے۔ مجاہد ختم نبوت آغا عبدالکریم شورش کاشمیریؒ نے ۷۰ کی دہائی میں ایک چونکا دینے والا چشم کشا انکشاف اپنی تصنیف عجمی اسرائیل میں کیا کہ ٹکڑے کر کے پنجاب کو سکھ، احمدی مشترکہ ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ کشمیر کی موجودہ کیفیت جس کو تقریباً ۲۰۰ دن ہوگئے اس کو کرفیو زدہ زندگی جو اجیرن بنی ہوئی ہے، وہ کشمیری جو خوراک اور دوسرے معاملات زندگی سے یکسر محروم ہیں۔ نمازوں کے لئے مسجد تک نہیں جا سکتے۔ چھوٹے بچے جو دودھ کے لئے بلک بلک کر روتے ہیں یا آزادیٔ کشمیر پر قربان ہونے والے کی لاش گھر میں آجائے تو اس کی قبر بھی گھروں میں کھودنے پر مجبور۔ محصور کشمیریوں پر بھارت کا ظلم وستم کوئی نیا نہیں ہے، کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک طرف کشمیر کا سودا کرتے ہیں اور دوسری طرف کشمیریوں کی آواز بن کر میدان میں آتے ہیں۔ کیا قادیانیوں کی پشت پناہی اور ان سے رواداری میں یہ بات نہیں آتی کہ آسیہ ملعونہ کی عدالتی کارروائی اور گواہان کی گواہی کے باوجود ملک بدر کر کے اسے محفوظ مقام پر پہنچا دیا گیا۔ نصاب تعلیم میں ختم نبوت پر تحریر کو اول تبدیل اور بعد میں ختم نہیں کر دیا؟ حلف نامہ میں تبدیلی کی گئی، کئی امور ایسے ہیں جن میں قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے اقدامات نہیں کئے گئے اور اب بھارتی تسلط روا رکھنے کے لئے آرٹیکل ۳۵، ۳۷ کو یکسر تبدیل کر کے یہ باور کرایا گیا کہ موجودہ حالات واقعات ماسوائے کشمیر کی سودا بازی کے اور کس بات کا تقاضا کرتے ہیں؟

کشمیر کی آزادی صرف جہادی اصول میں مضمر ہے۔ تقریروں سے آزادی میسر نہیں آتی۔ اگر تقریروں سے آزاد ہونا ہوتا تو جملہ معاہدے اور قراردادیں ردی میں نہ پڑی ہوتیں۔ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ نے فرمایا کہ: ہندو بنیا قادیانیت کے بہت قریب ہے اور مرزائیت مسلمانوں کے خلاف ہے۔ ہندو نہ دوست ہے اور نہ ہوگا، اس سے خیر کی توقع عبث ہے، تاریخ گواہ ہے۔ مرزائیوں کی شرانگیزی جب بھی ابھری تو ملک عزیز کے سات کروڑ مسلمان قادیانیت کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بوجہ گرفتاری عقیدۂ ختم نبوت پر شجاعت وجرأت سے قاصر رہے، لیکن ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کی خاطر جانی مالی علمی، عملی تمام تر توانیاں ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر نچھاور کردیں، جس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کی خاطر مسجد نبوی کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا تھا۔ اسی طرح حضرت شیخ القرآنؒ سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے مرزائیت کے خلاف چلائی جانے والی تحریک کے لئے دارالعلوم تعلیم القرآن کی مسجد کو ہیڈکوارٹر قرار دے دیا تھا۔ ☆☆

مولانا عاشق الٰہی کی رحلت

مولانا عاشق الٰہی بہار کھا کھی نزد خانبیلہ رحیم یار خان کے رہنے والے تھے۔ ۱۹۶۰ء میں جامعہ مخزن العلوم خان پور سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ آپ نے شیخ الاسلام حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ، حضرت مولانا واحد بخش، حضرت مولانا عبدالرحیم درخواستی برادر خورد حضرت درخواستیؒ سے درس حدیث لیا اور حدیث شریف کی آخری کتب پڑھیں۔ مختلف دیہی علاقوں میں درس وتدریس اور تعلیم وتعلم کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ ایک عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بھی رہے۔ مرنجان مرنج طبیعت کے سفید پوش انسان تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ رہنے کی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت اور قادیانیت کے غلیظ عقائد کی وجہ سے قادیانیت سے نفرت ایمان کا حصہ سمجھتے، تردید قادیانیت کی ٹریننگ مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے لی اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کے زیر سایہ چند سال زیر تربیت رہے۔ ان بزرگوں کی صحبت نے انہیں کندن بنا دیا تھا۔ زندگی کے آخری چند سال اپنے آبائی علاقہ ''بہار کھا کھی'' میں خدمات سرانجام دے رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا اور زندگی کی تقریباً ۷۵ بہاریں گزار کر دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سیئات سے درگزر فرمائیں اور حسنات کو قبول فرمائیں نرینہ اولاد نہ تھی۔ اللہ پاک ان کی بیوہ اور بچیوں کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں اور انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے سات سوالات کا جواب الجواب

مرزائیوں سے ہائی کورٹ کے ۷سوالات ... مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی جواب الجواب!

سوالات

۱...... جو مسلمان، مرزا صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ مؤمن اور مسلمان ہیں؟

۲...... جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

۳...... ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں؟

۴...... کیا مرزا صاحب کو رسول کریم ﷺ کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

۵...... کیا احمدیہ عقیدہ میں شامل ہے کہ ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب پر یقین نہیں رکھتے بے فائدہ ہے؟

۶...... کیا احمدی اور غیر احمدی میں شادی جائز ہے؟

۷...... احمدیہ فرقہ کے نزدیک امیر المؤمنین کی خصوصیت کیا ہے؟ (قسط:۲)

اب میں نمبروار جواب الجواب عرض کرتا ہوں۔ صدر انجمن ربوہ کے جواب کی عبارت کو ’’مرزائیوں کا جواب‘‘ اور اپنے جواب کو ’’ہمارا جواب‘‘ عرض کر کے عرض کروں گا۔

سوال انکوائری رپورٹ نمبر:۱

جو مسلمان مرزا قادیانی کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے۔ کیا وہ مومن اور مسلمان ہیں؟

مرزائیوں کا جواب: مسلم نام امت محمدیہ کے افراد کا ہے۔ ایمان دراصل اس روحانی اور قلبی کیفیت کا نام ہے۔ جس کو دوسرا نہیں جان سکتا۔ خداتعالیٰ ہی اس سے واقف ہوتا ہے۔ باقی رہا مومن سو کسی کو مومن قرار دینا اصل خداتعالیٰ کا کام ہے۔

ہمارا جواب: اس جواب میں مومن کی نسبت یہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی کو مومن ہونے کا علم نہیں۔ یہ تحریر کر کے اپنا عقیدہ چھپا لیا ہے۔ اسی کا نام دجل ہے۔ حالانکہ اگر کوئی شخص دل سے اللہ تعالیٰ اور رسول کریم کو نہ مانے تو وہ مسلمان بھی نہیں ہوسکتا۔ جیسے منافق۔ گویا نماز وغیرہ پڑھنے کے باوجود ہم اسے مسلمان نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ دل کا حال معلوم نہیں۔ اگر زبان کے اقرار سے شرعی حکم لگائیں گے تو مومن پر بھی حکم لگایا جاسکتا ہے۔ جب کہ اس کے الفاظ اس قلبی کیفیت اور یقین کا پتہ دیں۔ جو مومن کے لئے ضروری ہے۔ یہاں یہ کہہ کر جواب سے گریز کرنا کہ مومن کہنا صرف خداتعالیٰ کا کام ہے، صحیح نہیں ہے۔

بہاول پور کے مشہور مقدمہ تنسیخ نکاح میں جو انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی حیثیت رکھتا تھا اور جس میں قادیانی جماعت نے بطور پارٹی حصہ لیا تھا۔ اس میں مومن کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ: ’’جو اللہ تعالیٰ، فرشتوں، کتابوں، رسولوں پر بعث بعد الموت اور تقدیر پر یقین رکھے۔‘‘

(فیصلہ مقدمہ ص۲۶)

گویا ایمان قلبی کیفیت کا نام نہیں۔ قلبی تصدیق کا نام ہے جس کی زبان ترجمانی کرتی ہے کہ: ’’امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالٰی والبعث بعد الموت‘‘ (یعنی کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر) مسلم امت کے افراد کا نام بتایا گیا ہے۔ اگر مسلم انسان کا مذہبی وصف نہیں بلکہ صرف نام ہے تو ’’نام‘‘ سے واقعی کوئی شخص مرحوم نہیں کیا جاسکتا۔ جیسے صالح محمد نامی کوئی شخص نماز ترک

کرے اور علم الدین جہالت کی وجہ سے اور روشن دین اندھا ہونے سے اپنے ان ناموں سے محروم نہیں کئے جاسکتے۔لیکن اگر نام نہیں بلکہ ایک مذہبی وصف ہے تو جس طرح ہندو، سکھ ہونے کے بعد ہندو نہیں رہتا۔ عیسائی اسلام قبول کرنے کے بعد عیسائی نہیں رہتا۔ پارسی یہودی ہونے کے بعد پارسی نہیں کہلاتا۔ٹھیک اسی طرح مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی کا اقرار کرنے کے بعد مسلمان نہیں رہتا۔ الغرض جس نبی ورسول کا ماننا کسی مذہب میں ضروری ہے اس کے انکار کے بعد وہ شخص یقیناً مذہبی وصف سے محروم سمجھا جائے گا۔ اب اگر مسلمان ہونے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر ایمان لانا فرض ہے تو خلیفہ صاحب کا سیدھا جواب یہ تھا کہ: ’’ہمارے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے منکر مسلمان نہیں ہیں۔‘‘ گویا انجمن احمدیہ کی طرف سے اس پہلو کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔

مرزائیوں کا جواب: مندرجہ بالا تشریح کے مطابق اس نام سے (مسلم) محروم نہیں ہوسکتا۔ ظاہر ہے کہ اس تشریح کے مطابق اور قرآن کریم کی آیت: ’’ھو سمّٰکم المسلمین ‘‘ کے تحت کسی شخص کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو نہ ماننے کی وجہ سے غیر مسلم نہیں کہا جاسکتا۔ (قادیانی جواب،ص:۲)

ہمارا جواب: یہ جواب کہ مندرجہ بالا تشریح کی روشنی میں مرزا قادیانی کو نہ ماننے والے کو مسلم کے نام سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ یقیناً اگر مسلم کسی کا نام قرار دیا جائے تو جواب درست ہے اور تسلیم کیا جاسکتا ہے۔لیکن اگر اسے مذہبی وصف قرار دیا جائے جیسا کہ عدالت کا منشاء ہے تو پھر ان کا کیا عقیدہ ہے۔اس کا جواب ندارد۔ جواب میں اپنا عقیدہ بیان کرنے کی بجائے پہلے ایک غلط تشریح بیان کردی۔ پھر اس کی روشنی میں جواب دے دیا۔عقیدہ بھی نہ بدلا اور جواب بھی تحریر کردیا گیا۔

رات مے پی اور صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

مرزائیوں کا جواب: ممکن ہے کہ ہماری سابقہ تحریرات سے غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

ہمارا جواب: غلام احمد سے لے کر ایک ادنیٰ قادیانی تک دنیا کے ۷۵ کروڑ مسلمانوں کو خارج از اسلام اور کافر کہتے آئے ہیں۔ مرزائیوں کو خطرہ تھا کہ آج اگر عدالت میں صاف اقرار کرلیا تو ساری دنیا پر کھل جائے گا کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ اس لئے اصل سوال کا جواب گول کردیا۔اس سوال کا جواب دینا کہ وہ الفاظ ہماری مخصوص اصطلاحات ہیں اور وہ عبارتیں احمدیوں کو مخاطب کرکے لکھی گئی ہیں۔ یہ صریح کذب ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حالانکہ ان عبارتوں میں صریحاً مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے۔

کوئی شخص دین اور دنیاوی اصطلاحات اپنی طرف سے وضع کرے اور ان کے مطابق معاملات کرنا چاہے اور کسی تنازعہ کے وقت یہ کہہ دے کہ یہ میری ذاتی اصطلاحات ہیں۔ کیا کوئی عدالت اس کی ان باتوں کو تسلیم کرے گی۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر میں آج نماز ادا نہ کروں تو میری بیوی کو تین طلاق اور پھر اس نے نماز ادا بھی نہ کی۔ اس کی بیوی نے مطلقہ ہو جانے کا دعویٰ کر دیا۔ جب اس شخص سے دریافت کیا جائے تو وہ جواب دے کہ میری اصطلاح میں نماز فوجی پریڈ کو کہتے ہیں اور میں آج پریڈ میں شامل ہوا تھا۔ کیا دنیا کی کوئی عدالت اس جواب کو تسلیم کرلے گی؟

مرزائیوں کا جواب: بانی سلسلہ احمدیہ کو نہ ماننے والا مسلمان ہی کہلائے گا۔

مسلمان را مسلمان باز کروند

بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتابوں میں مسلمان کہہ کر خطاب کیا ہے، پھر اسی طرح موجودہ امیر جماعت احمدیہ بھی ان کو مسلمان کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں۔

ہمارا جواب: اگر مسلمان کے لفظ سے مراد مذہبی صفت نہیں بلکہ یہ قوم کا نام ہوگیا ہے تو یہ کس طرح دلیل بن سکتی ہے کہ قادیانی حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے لوگوں کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ دراصل غیر احمدی کو مرزائی جب مسلمان کہتے ہیں تو ان کے ہاں وہ شخص مراد ہوتا ہے جو مسلمان کہلاتا ہے نہ کہ جو فی الحقیقت مسلمان ہے۔اس کے ثبوت میں آئندہ حوالہ جات درج کئے جائیں گے۔

نوٹ: چونکہ کسی شخص کو عقیدۂ غیر کا فریا مسلمان کہنا دونوں ہم معنی ہیں، اس لئے یہ عبارات قادیانی حضرات کے سوال نمبر۱ کے جواب کی تردید میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ سوال نمبر۲ کے جواب کی تنقید کے بعد عرض کروں گا۔

(جاری ہے)

۴۳ویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس، نورنگ

لکی مروت، نورنگ....... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکی مروت ہر سال کانفرنس بڑی آب و تاب سے منعقد کرتی ہے، گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے صوبائی امیر حضرت مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی وساطت سے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ، پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب سے ۱۲؍جنوری بروز اتوار کے لئے وقت لے لیا گیا۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دن رات ایک کرکے ساتھیوں نے کوشش شروع کی اور ہزاروں کی تعداد میں خوبصورت اشتہار، اسٹیکرز، دعوت نامہ اور پینافلیکس شائع کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے قائم مقام امیر محترم حضرت مولانا مفتی عبدالغفار، ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا ابراہیم ادہمی (راقم)، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان کی نگرانی میں علماء کرام نے ۴۳ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے ۲۳۰ چھوٹے بڑے پروگرام منعقد کئے۔ ۱۰؍جنوری بروز جمعہ کو ضلع لکی مروت کے تمام علماء کرام، خطباء عظام اور ائمہ مساجد نے نماز جمعہ کے خطبہ میں ختم نبوت کے موضوع پر مفصل بیانات کئے۔ ۱۱؍جنوری اور ۱۲؍جنوری سرائے نورنگ میں موسم ابر آلود اور بارش کا زیادہ امکان تھا، اسی وجہ سے ساتھیوں نے مشورہ کیا اور کانفرنس کو قلعہ گراؤنڈ سے جامع مسجد مجیدی میں منتقل کیا۔ شدید سردی اور بارش میں ۱۲؍جنوری کو صبح ہی سے عاشقانِ ختم نبوت قافلوں کی صورت میں شریک ہورہے تھے۔ قاری ذبیح اللہ ادہمی اور قاری حمیداللہ کی تلاوت سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی عبدالغفار مدظلہ نے صدارت کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی ضیاء اللہ اور مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے ادا کئے۔ ابراہیم خلیلی، صفر برکی،

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

ابصار مروت، شفیع الرحمٰن سپرلی خیل اور احمد یار کے نعتیہ کلام کے بعد مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا اسٹر عمر خان، جمعیت علماء اسلام ضلع لکی مروت کے جنرل سیکریٹری مولانا سمیع اللہ مجاہد، شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد سعید مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا عبدالمتین مدظلہ، مولانا قاری قدرت اللہ، مولانا مطیع اللہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بنوں کے امیر مفتی عظمت اللہ مدظلہ کے بیانات کے بعد جانشین خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کا بیان اور پرنور دعا پر پہلی نشست کا اختتام کرکے نماز ظہر کا وقت دے دیا گیا۔

نماز ظہر کے بعد دوسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر محترم حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں حضرت مولانا حافظ امیر پیاؤ شاہ مدظلہ کی تلاوت سے شروع ہوئی، حضرت مولانا مفتی عبدالغفار مدظلہ، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کے بیانات ہوئے۔ مفتی ضیاء اللہ صاحب نے قراردادیں پیش کیں۔ ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کو دعوت خطاب دی، حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب کے خطاب کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی صاحب نے کانفرنس سے مفصل خطاب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کا بنیادی عقیدہ ہے اور اس عقیدے کا دفاع کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ ہمارے اکابرین نے بڑی محنت سے ختم نبوت کے قوانین بنائے ہیں، ہم واضح طور پر بتادینا چاہتے ہیں کہ کوئی مائی کا لال ختم نبوت کے قوانین میں ترمیم یا انہیں ختم نہیں کرسکتا اور نہ کسی کو ختم کرنے دیں گے اگر کسی نے ایسی جرأت کی تو سر پر کفن باندھ کر ناموس رسالت کے قوانین کا دفاع کریں گے۔ مقررین نے مزید کہا کہ جب بھی اور جہاں بھی کسی گستاخ نے عقیدۂ ختم نبوت پر نقب لگانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے عاشقان ختم نبوت کے ذریعے ان کے ارادوں کو خاک میں ملادیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ملک میں امن وامان کی بحالی اور حکومتی رٹ قائم کرنے کے لئے

عسکری تنظیموں کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی ہے تاہم دوسری طرف قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے، جو چناب نگر میں مسلمانوں کو ہراساں کررہی ہے، اسی طرح چناب نگر میں قادیانیوں نے عدالتی نظام قائم کررکھا ہے جو کہ ریاست کے اندر ریاست کے مترادف ہے، انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ حکومتی رٹ قائم کرتے ہوئے قادیانیوں کو ملکی قوانین کا پابند کیا جائے اور ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ قادیانیوں کے بارے میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت بیرونی ایجنڈے پر عمل پیرا ہے اور ناموس رسالت قانون میں تبدیلی کے لئے کوشاں ہے۔ حکمران تحفظ ناموس رسالت کا قانون کو غیر موثر کرنے سے باز رہیں۔ اگر حکومت نے بیرونی دباؤ میں آ کر ملک میں ناموس رسالت کے قوانین میں ترمیم کی کوشش کی تو پاکستانی قوم متفقہ طور پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے میدان میں نکلے گی، اس لئے حکومت ختم نبوت قوانین میں تبدیلی سے گریز کرے۔ کانفرنس میں مفتی عبدالغنی، مفتی محمد ہارون، مولانا اعزاز اللہ، قاری سیف الرحمٰن، حافظ عبدالحلیم جاوید، پیر طریقت مولانا عبدالصبور نقشبندی، مولانا ظہور احمد، مولانا گل فراز شاکر، مولانا شبیر احمد حقانی، مولانا محمد گل، مولانا حمید اللہ، مولانا عجب نور، مولانا امجد طوفانی، مولانا گل رئیس خان، ملک ماجد حسین، انور جمال اور ملک امداد اللہ نے بطور خاص شرکت کی۔ مقامی انتظامیہ کے ساتھ انصار الاسلام تحصیل نورنگ کے رضا کاروں نے تحصیل سالار محمد اسرار مروت اور ڈپٹی سالار مولانا محمد نسیم کی نگرانی میں سیکورٹی کے فرائض سرانجام دیئے۔ کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر قائدین نے منتظمین کو مبارکباد پیش کی۔ کانفرنس حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی مدظلہ کی رقت آمیز دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

کانفرنس میں منظور کی جانے والی قراردادیں

۱:...... کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور تمام شرکاء کا بھی شکر گزار ہے کہ انہوں نے حب الوطنی کا ثبوت دیا۔

۲:...... یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون غیر موثر کرنے کی کوشش سے باز رہے۔

۳:...... فوج کا موٹو جہاد فی سبیل اللہ ہے جبکہ قادیانی جہاد فی سبیل اللہ کے منکر ہیں، لہٰذا انہیں فوج میں کمیشن ہرگز نہ دیا جائے۔

۴:...... ملک کے تمام سول وفوج کے محکموں کے کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور برطرف کیا جائے۔

۵:...... اجتماع یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں ارتداد کی شرعی سزا کا نفاذ کیا جائے اور دیگر اقلیتوں کے اوقاف کی طرح قادیانی اوقاف کو بھی تحویل میں لیا جائے۔

۶:...... چناب نگر میں قادیانیوں نے جو عدالتی نظام قائم کررکھا ہے، یہ ریاست کے اندر ریاست کے مترادف ہے، لہٰذا حکومت سرکاری رٹ کو قائم کرتے ہوئے انہیں ملکی قانون کا پابند کرے اور چناب نگر میں سیکورٹی کے نام پر قادیانی غنڈہ گردی اور مسلمانوں کو ہراساں کرنے کے عمل کا نوٹس لیا جائے۔

۷:...... ملک بھر میں عسکری تنظیموں پر پابندی ہے مگر قادیانیوں کی تربیت یافتہ مسلح تنظیم خدام الاحمدیہ کو کھلی چھوٹ ہے، لہٰذا اس پر بھی فی الفور پابندی لگادی جائے۔

۸:...... ہم آسیہ ملعونہ، وجیہہ الحسن اور عبدالشکور قادیانی جیسے گستاخان کی رہائی کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

۹:...... اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چناب نگر کے باسیوں کو بلا استثناء مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

۱۰:...... ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ اور سوشل میڈیا پر مکمل پابندی لگائی جائے، تاکہ نئی نسل ان کے زہر سے محفوظ رہ سکے۔

۱۱:...... ہم خواجہ خواجگان خواجہ خان محمدؒ کی ہدایت کی روشنی میں تمام علماء وخطباء سے گزارش کرتے ہیں کہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر مہینہ میں کم از کم ایک جمعہ بیان کریں اور عوام کو آگاہ کریں۔

۱۲:...... کرتار پور راہداری کھولنے کی آڑ میں سکھوں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو قادیان سے جوڑا جارہا ہے، ہم اس فیصلے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

۱۳:...... پاکستان کے مدارس و کالج، یونیورسٹی اور ہسپتالوں میں سہولیات کی عدم دستیابی ہے جبکہ حکومت ہزاروں ایکڑ اراضی سکھوں کو دے رہی ہے، ہم اس فیصلے کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

۱۴:...... ہمارے دیرینہ کارکن اور ضلعی امیر الحاج امیر صالح خان صاحب کی وفات پر ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ ☆☆

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

صوبہ خیبر پختونخواہ کا پانچ روزہ تبلیغی دورہ

۲۶ تا ۳۱ر جنوری ۲۰۲۰ء تک خیبر پختونخواہ کے مدارس کا پانچ روزہ دعوتی دورہ طے ہوا تا کہ صوبۂ خیبر پختونخواہ کے دینی مدارس کے طلبا کو آل پاکستان چناب نگر ختم نبوت کورس میں شمولیت کی دعوت دی جائے۔ چنانچہ ۲۶ر جنوری کو صبح ۸ بجے ملتان سے سفر شروع کیا، ۳ بجے نوشہرہ پہنچے، جہاں نوشہرہ مجلس کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ نے احباب سمیت خیر مقدم کیا۔ مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے بھائی مولانا محمد علیؒ کے پوتے اور متحرک جماعتی بزرگ ہیں، ان کی نگرانی میں درج ذیل مدارس میں بیان ہوا:

جامعہ ابوہریرہ خالق آباد: جامعہ کے بانی معروف مصنف، خطیب و ادیب مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم ہیں، جو ایک عرصہ تک شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے خادم رہے۔ ان کی جوتیاں سیدھی کرنے اور خدمت نے انہیں عظیم عالم دین بنادیا۔ آپ ایک منجھے ہوئے استاذ الحدیث اور مدرس ہی نہیں بلکہ ایک سو سے زائد کتابوں کے مصنف ومولف بھی ہیں۔ بہت کم ایسے ہوتا ہے کہ مدرس خطیب بھی ہو یا خطیب مدرس اور مصنف بھی ہو۔ اللہ پاک نے آپ کو ان اوصاف محمودہ سے متصف فرمایا ہے۔ آپ ہر سال آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ہمارے صرف ایک ٹیلیفون پر تشریف لاتے ہیں اور فاضلانہ خطاب فرماتے ہیں۔ گزشتہ دنوں ان کا دل کا آپریشن ہوا، ٹیلی فون پر اگرچہ عیادت کرلی تھی۔ ان کی محبت اور کرم نوازیوں کا تقاضا تھا کہ بالمشافہ حاضری دے کر ان کی عیادت کی جائے اور ان سے دعائیں لی جائیں۔ ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد قاسم سلمہ کو فون پر بتلایا کہ حاضر ہونا چاہتا ہوں، حضرت کو مطلع فرمادیں۔ چنانچہ صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال، مولانا عابد جمال، مولانا محمد حسن کی معیت میں جامعہ میں حاضری دی حضرت موصوف کی عیادت اور ان سے دعائیں لیں اور مغرب کی نماز کے بعد جامعہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے بیان کا شرف حاصل ہوا اور طلبا کو کورس میں شرکت کی دعوت دی، کئی ایک طلبا نے شرکت کے لئے نام لکھوائے۔

مدرسہ عمر فاروق وتڑ نوشہرہ: جامعہ کے بانی مولانا محمد عارف ہیں جو بنیادی طور پر بھکر پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ بھکر سے نوشہرہ آئے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ آپ نے اکوڑہ خٹک اور نوشہرہ کے درمیان وتڑ کے مقام ”جامعہ عمر فاروق“ کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ نیز مدرسہ کے ساتھ گائیوں کا فارم بھی بنایا، چنانچہ ان کے فارم میں پچیس گائیں ہیں، ان کے دودھ کی آمدنی سے مدرسہ کے طلبا اور مولانا کے بچوں کے مصارف ادا ہوتے ہیں۔ ۲۶ر جنوری کو عشاء کی نماز کے بعد جامعہ عمر فاروق میں بیان ہوا، جہاں سادسہ تک تعلیم ہوتی ہے، کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔

جامعہ ترتیل القرآن بابا کرم شاہ نوشہرہ: جامعہ کے مہتمم ہمارے نوشہرہ مجلس کے امیر مولانا قاری محمد اسلم مدظلہ ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور متحرک و فعال عالم دین ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے زعماء میں سے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ماہنامہ لولاک ملتان منگوا کر تقسیم کرتے ہیں۔ مجلس کا ضلعی دفتر بھی ان کے جامعہ میں ہے۔ ۲۷ر جنوری صبح کی نماز کے بعد جامعہ میں بیان ہوا، کثیر تعداد میں طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

جامعہ صدیقیہ نوشہرہ کلاں: جامعہ کے بانی و مہتمم مولانا محمد عارف ہیں، جن کا ذکر خیر چند سطور پہلے گزر چکا، یہاں بھی درجہ سادسہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ کئی ایک طلبا نے کورس کے لئے نام لکھوائے، یہاں ۲۷ر جنوری صبح دس بجے بیان ہوا۔

دارالعلوم زکریا شیڈو اکوڑہ خٹک: دارالعلوم کے مہتمم مولانا گل ولی ہیں، یہاں بھی درجہ سادسہ تک تعلیم ہوتی ہے۔ ۲۷ر جنوری ظہر کی نماز کے بعد بیان ہوا۔ مولانا محمد حسن اور مولانا عابد کمال کی رفاقت حاصل رہی، یہاں بھی چند طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

دارالعلوم ربانیہ شیڈو: جامعہ کے مہتمم قاری محمد امجد خان ہیں۔ ان کی دعوت پر ۲۷ر جنوری کو عصر کی نماز کے بعد بیان ہوا، یہاں بھی طلبا نے شرکت کا ارادہ کیا۔

دارالعلوم نوشہرہ حکیم آباد: دارالعلوم میں اسی روز مغرب کے بعد بیان ہوا۔ بیان سے فراغت

کے بعد براستہ ہنگو پشاور کا سفر ہوا۔ ہنگو میں ہمارے بہترین دوست مولانا حکیم جنت گل مدظلہ مطب چلاتے ہیں، موصوف دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے فاضل اور حضرت مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی کے خلیفہ ہیں مولانا حکیم جنت گل کے مطب ہنگو میں تھوڑی دیر کے لئے رکے اور حکیم صاحب کی خیر وعافیت معلوم کی اور پشاور کے لئے روانہ ہوگئے۔ ۲۷/جنوری رات کا قیام و آرام جناب شیر محمد لالی کے ہاں رہا، جو مخلص جماعتی ساتھی ہیں اگر مرکز سے کوئی ساتھی پشاور جائے اور قیام ان کے ہاں نہ ہو تو احتجاج کرتے ہیں۔

جامعہ سراجیہ حقانیہ کوہاٹ: جامعہ سراجیہ ہمارے حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کی دعا سے شروع ہوا۔ سادسہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں پونے دس سے سوا دس بجے تک طلبا اور اساتذہ کرام سے خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔ نوشہرہ سے مولانا محمد حسن سلمہ نے رفاقت کی۔

دارالعلوم انجمن تعلیم القرآن پراچہ کالونی: دارالعلوم کی بنیاد ۱۹۳۳ء میں رکھی گئی، جب برصغیر پاک و ہند پر انگریز سامراج کا طوطی بولتا تھا۔ برطانوی سامراج نے جہاں مسلمانوں سے حکومت چھینی وہاں اس نے مسلمانوں کی تہذیب وتمدن، تعلیم وتعلم، درس وتدریس پر بھی ڈاکا ڈالا اور مسلمانوں کے اوقاف پر قبضہ کرلیا تو کوہاٹ شہر کے چند درددل رکھنے والے حضرات جمع ہوئے۔ پراچہ خاندان نے کوہاٹ کی سرزمین محلہ سنگیڑھ میں جناب دریا خان کے وقف کردہ مکان پر دارالعلوم تعلیم القرآن کی بنیاد رکھی، اس وقت مدرسہ کی کُل کائنات ایک چٹائی، ایک استاذ اور چند طلبا تھے، جن کے پاس کوئی جائیداد نہ تھی۔ وقت گزرتے کے ساتھ ساتھ تکیہ دریا خان کا وقف کردہ مکان طلبا کرام کی کثرت کی وجہ سے ناکافی ہوگیا تو اس درسگاہ کو محلّہ پراچگان میں منتقل کردیا گیا اور آگے چل کر یہ جگہ بھی ناکافی ہوگئی تو جامعہ کو پراچہ ٹاؤن منتقل کردیا گیا۔ اس ادارہ کے پہلے مہتمم حافظ محمد ابراہیم پراچہ تھے جو ۱۹۳۳ء سے ۱۹۵۵ء تک رہے، اس وقت ادارہ کا اہتمام حاجی ریاض رؤف پراچہ کے ہاتھ میں ہے۔ ادارہ میں سترہ شعبہ جات کام کررہے ہیں۔ گیارہ اساتذہ کرام کی نگرانی میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ یوم تاسیس سے آج تک ۸۴ علماء کرام دستار وسند فضیلت حاصل کرچکے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا عطاء المنان کی سرپرستی میں ادارہ دن دگنی رات چوگنی ترقی حاصل کررہا ہے۔ ۲۸/جنوری ظہر کی نماز کے بعد طلبا اور اساتذہ سے خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔ کوہاٹ میں ہمارے ساتھی حاجی محمد علی نے ان مدارس میں خطاب کا پروگرام طے کیا۔ کوہاٹ مجلس متحرک یونٹ ہے، تین منزلہ مسجد اور دفتر تکمیل کے مراحل طے کررہا ہے۔ عہدیداران درج ذیل ہیں: امیر مولانا مجاہدین، ناظم اعلیٰ مولانا محمد عاصم شنواری، ناظم تبلیغ مولانا فخرالرحمٰن، ناظم مالیات قاری عبیداللہ رحیمی، ناظم نشر واشاعت جناب محمد آصف، کوہاٹ سے فارغ ہوکر لکی مروت کی طرف سفر شروع کیا۔

دارالعلوم دارارقم: لکی مروت روڈ پر واقع ادارہ ہے، جس کے مہتمم مولانا مقصود گل ہیں۔ دعوت وتبلیغ کے ساتھ وقت لگاتے رہتے ہیں۔ نیز علاقائی تنازعات کے حل کے لئے جرگوں کے رکن رکین ہیں۔ آپ نے راقم سے وعدہ لے رکھا ہے کہ جب بھی اس روڈ پر گزرنا ہو تو دارالعلوم دارارقم میں ضرور حاضری دوں، چنانچہ ۲۸/جنوری مغرب کی نماز کے بعد بیان کیا، متعدد طلبا نے کورس میں شرکت کے لئے نام لکھوائے۔ دارارقم سے سرائے نورنگ کے لئے جہاں ہمارے بہت ہی متحرک رفقاء مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور مولانا محمد طیب طوفانی انتظار کررہے تھے۔ رات آرام وقیام ماسٹر محمد عمر کے ہاں رہا۔

سرائے نورنگ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے اگلے روز کئی ایک مدارس کا پروگرام مرتب کررکھا تھا۔

مفتاح العلوم گنجن احمد زئی: مدرسہ کے ناظم مولانا شبیر احمد ہیں۔ اس ادارہ کی بنیاد ۱۹۸۲ء میں رکھی گئی اس وقت مدرسہ میں ۲۷۰ طلبا، چودہ اساتذہ کی نگرانی میں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ متعدد طلبا نے چناب نگر کورس کے لئے نام لکھوائے۔

جامعہ قاسمیہ دلوخیل: جامعہ کی بنیاد ۱۹۸۶ء میں رکھی گئی۔ حفظ وناظرہ، تجوید وقرأت اور ثالثہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ یہاں بھی گیارہ اساتذہ کرام کی نگرانی میں تقریباً ۳۰۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ مولانا قاری قدرت اللہ مدرسہ کا نظم چلارہے ہیں۔

دارالعلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن لکی مروت: دارالعلوم لکی مروت کا معروف تعلیمی ادارہ ہے جس کا اہتمام جامعہ اشرفیہ لاہور کے سابق استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی حمیداللہ جانؒ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی حبیب اللہ حقانی مدظلہ کے پاس ہے۔ ادارہ کی بنیاد ۱۹۵۱ء میں رکھی گئی، سنگ بنیاد مفتی اعظم ہند مولانا نیاز محمدؒ نے رکھی۔ دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ سولہ اساتذہ کرام کی نگرانی میں ۳۰۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر کے لئے کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔ جامعہ کے ناظم مولانا عبدالرحمٰن جامی ہیں، یہاں ۲۹/جنوری کو ظہر سے پہلے بیان ہوا۔ (جاری ہے)

لانبی بعدی

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

اسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

بمقام

مرکزی جامع مسجد میمن محلہ ضلع ٹنڈوالہیار

بتاریخ

12 مارچ 2020

بروز جمعرات

بعد نماز مغرب

زیر سرپرستی

حضرت مولانا راشد محبوب صاحب مدظلہ

زیر نگرانی

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب مدظلہ

نقابت

حضرت مولانا مختار احمد صاحب مدظلہ

شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام، فاتح قادیانیت

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

خطیب یورپ و ایشاء، ترجمان علماء دیوبند، خطیب ابن خطیب

حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی صاحب مدظلہ

مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام پنجاب

شاہین جمعیت، محافظ ختم نبوت، سابق سینیٹر

حضرت مولانا حافظ حمد اللہ صاحب مدظلہ

مرکزی رہنما جمعیت علماء اسلام

خطیب پاکستان، مجاہد ختم نبوت، مقرر شعلہ بیان

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ

مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

اس مبارک موقع پر مع احباب و رفقاء شرکت فرما کر عمر عزیز کے لمحات قیمتی بنائیں۔

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹنڈوالہیار

برائے رابطہ: 0310-4146160 0301-2957900

پشاوری پرنٹرز کراچی 0331-3796371 0315-3796371

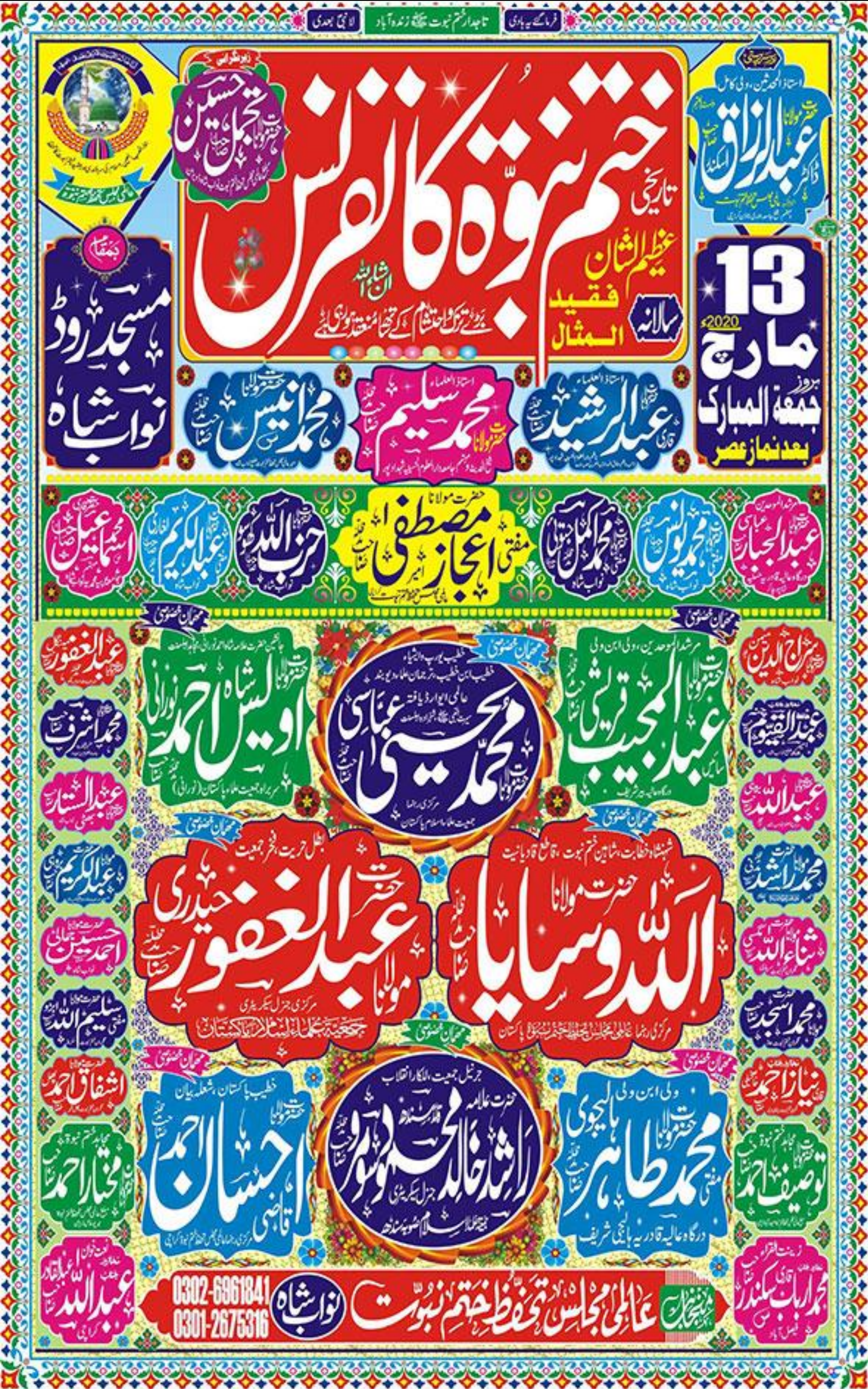
فرمائے گئے یہ ہادی
تاجدار ختم نبوت ﷺ زندہ باد
لا نبی بعدی
زیر نگرانی
حضرت مولانا تجمل حسین
تاریخی
ختم نبوۃ کانفرنس
عظیم الشان
فقید المثال
سالانہ
ان شاء اللہ
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
13
مارچ 2020ء
بروز جمعۃ المبارک
بعد نماز عصر
بمقام
مسجد روڈ نواب شاہ
قاری عبدالرشید
حضرت مولانا محمد سلیم
محمد انیس
مفتی اعجاز مصطفیٰ
عبدالجبار
محمد یونس
محمد اکمل
حزب اللہ
عبدالکریم
اسماعیل
عبدالمجیب قریشی
محمد یحییٰ عباسی
اویس احمد نورانی
حضرت مولانا اللہ وسایا
مولانا عبدالغفور حیدری
محمد طاہر
راشد خالد محمود سومرو
احسان احمد
سراج الدین
عبدالقیوم
عبداللہ
محمد راشد
ثناء اللہ
محمد اسجد
نیاز احمد
توصیف احمد
محمد ارباب سکندر
عبدالغفور
محمد اشرف
عبدالستار
عبدالکریم
احمد حسین
سلیم اللہ
اشفاق احمد
مختار احمد
عبداللہ
منجانب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
نواب شاہ
0302-6961841
0301-2675316